6223

یا اللہ — اصل کلمہ اسلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ — چو چار یار

نقوشِ زندگی

اکابر اہل السُنّت

(حصہ سوم)

- اعوان قبیلہ اوڈھروال چکوال
- اسلاف و اخلاف
- حالات و خدمات

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 62

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: نقوشِ زندگی... اکابر اہل سنت (حصہ سوم)

سلسلۂ اشاعت: 62 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 128

قیمت: 150 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ چکوال

طباعت: 27 محرم الحرام 1436ھ 21 نومبر 2014ء جمعۃ المبارک

ناشر: مرحبا اکیڈمی

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
مکتبہ انوار القرآن	نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ حنفیہ	اردو بازار لاہور 0343-4955890

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

باب1	6
نقوشِ زندگی	7
عبدالوحید الحنفی کے نسبی اسلاف	7
مولانا برہان الدین صاحب اوڈھروال	8
مولانا احمدین صاحب کھو کھر زیر	8
حافظ محمد مخدوم صاحبؒ	9
مولانا صابر الدین چکوالی (المولود ۱۸۷۱ء المتوفی ۱۹۱۶ء)	11
حافظ عبدالحکیم بن شرف دین۔ اوڈھروال	18
عبدالرشید بن عبدالحکیم۔ اوڈھروال	18
اجمالی تذکرہ آلِ عبدالرشید اوڈھروال	20
حافظ عبدالمجید بن عبدالرشید	20
(۲) حافظ عبدالحمید بن عبدالرشید	24
(۳) حافظ عبدالوحید بن عبدالرشید	25
عبدالوحید حنفی کا دورِ تعلیم	25
(۴) حافظ عبدالحلیم بن عبدالرشید	28
(۵) عالیہ کوثر دختر عبدالرشید	29
(۶) تسلیم کوثر دختر عبدالرشید	29
(۷) حافظ محمد منیب سلیم بن عبدالرشید	30
(۸) حافظ محمد عبدالحی صاحب بن عبدالرشید	31
وفات	31
آلِ محمد الاکبر حنفیہؒ بن علیؓ المرتضیٰ	32
زمانہ حیات	32
پہلی صدی کی شخصیات	32
دوسری صدی کی شخصیات	32
تیسری صدی کی شخصیات	33
چوتھی صدی ہجری	Error! Bookmark not defined.
چھٹی صدی	33
ساتویں صدی	33
آٹھویں صدی ہجری	34
نویں صدی	34
دسویں صدی	34
گیارہویں صدی	34
بارہویں صدی ہجری	34
تیرہویں صدی	35
چودہویں صدی	35
پندرہویں صدی ہجری	35
باب2	50
قاضی غلام نبی بن غلام رسول چکوال	50
انجمن اسلامیہ کی بنیاد	50
قاضی خانہ کی تعمیر وبنیاد	51
جامع مسجد کی تعمیر	51
شادی واولاد	51
غلام جیلانی صاحب	52
غلام فاطمہ صاحبہ	52
استاد الحفاظ حافظ محمد معصوم صاحب	53
استاد حافظ عبداللطیف صاحب	53
غلام عائشہ صاحبہ	54
قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی سے اولاد	54
غلام محی الدین صاحب	55
منور بیگم صاحبہ	55
استاذ الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحب	56
وفات اور مزار	57
پروفیسر حافظ عبدالرزق صاحب	57

حافظ عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنّت

سلسلہ سلوک وطریقت	58
شادی اور اولاد	58
قاضی غلام نبی صاحب کی وفات	59
قاضی غلام مہدی صاحب	60
تعلیم	60
مرکزی امدادیہ مسجد کی بنیاد	61
قاضی غلام مہدی صاحب کا پنڈ داد نخان تبادلہ	61
قاضی غلام مہدی صاحب کی تدریسی خدمات	63
اسلامیہ ہائی سکول کے لیے خدمات	64
شادی واولاد	64
سفر حرمین شریفین	65
سفر آخرت	65
قاضی منظور الحق صاحب	65
قاضی ظہور الحق صاحب	66
قاضی مظہر الحق	66
قاضی غلام احمد صاحب ایڈوکیٹ	66
مسلم لیگ میں شمولیت	67
گورنمنٹ کالج کے قیام کے لیے کوششیں	68
شادی واولاد	68
باقی اولاد میں	69
وفات ومزار	69
علامہ قاضی غلام جیلانیؒ	70
تعلیم	70
تدریسی خدمات	70
تبلیغی خدمات	71
چکوال میں تدریسی خدمات	71
چکوال میں درس قرآن کا اجراء	71
مولانا قاضی مظہر حسین بن مولانا کرم الدین صاحبؒ کی روایت	72
شادی واولاد	74
وصال اور مزار	74
باب 3	**75**
حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم بن حافظ فتح نور ڈھاب کلاں	75
اولاد وامجاد	75
دوسرا نکاح	76
تیسرا نکاح	77
حافظ فتح نور ڈھاب کلاں عمر ۱۵۲ سال پائی	80
حافظ فتح نور صاحب کی چکوال میں آمد	80
حافظ فتح نور صاحب کی ڈھاب کلاں میں سکونت	81
باب 4	**82**
قاضی غلام محمد صاحب چکوالی	82
تعلیم	82
مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ	82
مولانا کرم الدین دبیر ہم عصر تھے	85
ردّ مرزائیت میں مولانا غلام محمد کا کردار	86
قاضی القضاۃ	87
وصال	88
مزار	88
تصنیف وتالیف	89
اولاد	89
قاضی غلام ربانی صاحب ابن قاضی غلام محمد صاحب	96
تعلیمی خدمات	97
انجمن اسلامیہ چکوال کا سالانہ جلسہ	97
گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول	98
مدرسہ اشاعت العلوم کی خدمات	98
مناظرہ چکوال ۷ر اپریل ۱۹۱۸ء	99
مولانا عبدالشکورؒ لکھنویؒ کی چکوال آمد	100

وصال اور آخری آرام گاہ	101
لباس	101
قاضی غلام صمدانی بن غلام ربانی	102
شادی	102
وفات اور آخری آرام گاہ	103
باب 5	**104**
تاریخ قومِ اعوان	104
ضلع چکوال	104
اعوان یا آوان لفظی تحقیق	105
باب 6	**110**
آلِ حضرت علی المرتضیٰؓ	110
جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ المرتضیٰ	110
(۳) ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر	110
تواریخ میں منقول شجرات قومِ اعوان	112
محمد الاکبر حنفیہ بن علی المرتضیٰؓ سے اعوانوں کا نسبی تعلق	114
محمد بن حنفیہ کی پیدائش	114
والدہ کا نام	114
وفات	114
حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد	116
حضرت عون قطب شاہ اعوان	117
ازواج و اولاد قطب شاہ	119
زوجہ عائشہ	119
زوجہ زینب	119
زوجہ خدیجہ	119
زوجہ ام کلثوم	119
شجرہ نسب عبدالوحید حنفی اعوان اوڈھروال	123

☆☆☆☆

بس میں کیا ہے آدمی کے، بے بسی رہ جائے گی
رفتہ رفتہ ہر کسی کی یاد ہی رہ جائے گی
رونقیں، یہ محفلیں ہیں زِندگانی سے جُڑی
زندگی آخِر نقوشِ زِندگی رہ جائے گی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ نسب آل و اولاد

(۲) محمد الاکبر حنفیہ بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

(۳) جعفر اصغر
(۴) عبد المنان
(۵) عبد اللہ بطل غازی
(۶) آصف
(۷) عبد اللہ عمر غازی
(۸) شاہ محمد غازی
(۹) زید طیب غازی
(۱۰) حسین طاہر غازی
(۱۱) ابو یعلیٰ حمزہ عطاء اللہ غازی
(۱۲) قطب حیدر شاہ ولادت ۳۸۵ھ[3]
(۱۳) مزمل علی کلکان
(۱۴) غلام علی
(۱۵) محمود علی
(۱۶) محمد علی
(۱۷) گوہر علی
(۱۸) مہر علی
(۱۹) سرخرو خان
(۲۰) عطا محمد
(۲۱) عید محمد
(۲۲) مسعود
(۲۳) سگھر
(۲۴) محمود علی
(۲۵) دراب خان
(۲۶) مہر علی
(۲۷) سگھر علی
(۲۸) مہر علی
(۲۹) صادق
(۳۰) جالب
(۳۱) کریم
(۳۲) ڈھیرو خان
(۳۳) اگر خان
(۳۴) اولیاء خان
(۳۵) امیر خان
(۳۶) گل امیر
(۳۷) محمد نور
(۳۸) محمد اسمٰعیل
(۳۹) محمد فاضل
(۴۰) محمد لطیف
(۴۱) غلام مصطفےٰ
(۴۲) نیک محمد
(۴۳) میاں محمد
(۴۴) شرف دین
(۴۵) عبد الحکیم
(۴۶) عبد الرشید
(۴۷) عبد الوحید
(۴۸) محمد ابو بکر
(۴۹) محمد زبیر علی

حافظ عبدالوحید الحنفی
امام اہلسنّت

[3] ماخذ مطالق مراۃ مسعودی۔ جمہرۃ الانساب العرب ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴ھ-۴۵۶ھ) تاریخ اعوان علوی ص ۲۷-۳۔ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد۔ تاریخ حیدری مولف حیدر علی۔ تحقیق الاعوان ملک خواص خان۔

باب 1

نقوشِ زندگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

عبدالوحید الحنفی کے نسبی اسلاف

راقم الحروف ۱۲ رجب المرجب ۱۳۶۸ھ بمطابق ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء بروز بدھ بوقت دوپہر بمقام چکوال شہر، محلہ امدادیہ جامع مسجد میں پیدا ہوا۔ آبائی وطن چکوال شہر سے مغرب میں چار کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں اوڈھروال ہے۔ راقم الحروف کے اجداد میں سے ایک بزرگ حافظ محمد عبداللطیف ؒ گیارہویں صدی ہجری میں موضع جھامرہ نزد میانی، تحصیل کلر کہار ضلع چکوال سے یہاں تعلیم قرآن کے حصول کے لیے قیام پذیر ہوئے۔ یہ درس ان کے استاذ بابا عبدالشکور صاحبؒ نے شروع کیا تھا۔ تکمیل تعلیم کے بعد استاذ عبدالشکور صاحبؒ کے حکم پر اوڈھروال کے درس قرآن کا چارج سنبھالا۔ یہاں قرآن کریم تجوید کے ساتھ حفظ کرایا جاتا تھا۔

مولانا برہان الدین صاحب اوڈھروال

(۲) حافظ عبداللطیف صاحب ؒ کی پانچویں پشت میں عبدالوحید حنفی ؔکے والد عبدالرشید صاحب کے پڑنانا حافظ برہان الدین صاحب جب اس درس گاہ کے معلم بنے تو انہوں نے یہ درس و تدریس کا سلسلہ ۶۵ برس تک جاری رکھا۔ 1918ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ ان کے دو بیٹے تھے، حافظ صابر دین صاحب اور حافظ احمد دین صاحب جو کہ خادمِ اہل سنت (عبدالوحید حنفی) کے والد عبدالرشید صاحبؒ کے نانا تھے۔ یہ درس دور دور تک مشہور ہوا سینکڑوں طلبہ یہاں سے قرآن مجید حفظ کر کے گئے۔ وفات کے وقت عمر ۱۰۳ سال تھی۔

راقم الحروف کا سلسلہ نسب اکتالیسویں پشت میں حضرت محمد بن حنفیہ سے مل کر حضرت علی المرتضیٰؓ سے جا ملتا ہے۔

مولانا احمد دین صاحب کھوکھر زیر

(۳) حافظ احمد دین صاحب حافظ قرآن ہونے کے علاوہ مستند عالم بھی تھے انہوں نے دہلی میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی (نور اللہ مرقدہٗ) سے دورہ حدیث کیا تھا اور پھر طب کی تعلیم بھی حاصل کر کے وہ چوٹی کے نباض ہوئے۔ ۱۸۹۲ء میں کھوکھر

زیر تشریف لے گئے۔

مولانا حافظ احمد دین صاحبؒ نے کھوکھر زیر درس قرآن کریم کے ساتھ طلبہ کو تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم پڑھانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ کھوکھر زیر درس گاہ میں آپ نے سینتیس (۳۷) برس تک تعلیم دی۔

اور ۴ مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۷ھ بروز اتوار کھوکھر زیر ہی میں وفات ہوئی اور وہاں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے تھے۔ استاد حافظ محمد مخدوم صاحب اور پروفیسر حافظ عبدالرزاق صاحب۔ آپ کی وفات کے بعد درس کا سلسلہ جاری رہا، آپ کے فرزندِ اکبر جناب حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے اس درس گاہ کا چارج سنبھالا اور تقریباً ۲۰ سال تک کھوکھر زیر آپ نے درس و تدریس کے فرائض سر انجام دیے۔ اس دوران سینکڑوں حفاظ کرام تیار کیے، پھر وہ چکوال میں آ گئے۔ اور یہاں درسِ قرآن کا سلسلہ جاری کیا۔

حافظ محمد مخدوم صاحبؒ

آپ استاذ برہان الدین صاحب کے پوتے اور استاد احمد دین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۳۲۴ھ اوڈھروال میں پیدا ہوئے تھے۔

۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۹ء تک بیس سال کھوکھر زیر میں پڑھانے کے بعد

حافظ محمد مخدوم صاحب ۱۹۴۹ء میں چکوال منتقل ہو گئے اور یہاں انہوں نے پہلے اپنے گھر درس قرآن کھولا۔

مدنی جامع مسجد چکوال میں بھی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے تشریف لانے سے قبل جبکہ یہ مسجد مہاجرین کہلاتی تھی، آپ درس قرآن پڑھاتے رہے۔ آپ کی منزل اس قدر پختہ تھی کہ قرآن مجید رمضان میں سناتے ہوئے کسی مقام پر شاید ہی کبھی کوئی غلطی آئی ہو۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے پڑھانا شروع کر دیا تھا، جب تک صحت رہی ہجویری مسجد چکوال میں درس قرآن پڑھاتے رہے۔ اور آخری عمر میں اپنے مکان پر طلبہ کو پڑھاتے تھے۔

۱۹۵۳ء میں جبکہ آپ نے اپنے گھر درس قرآن کا شعبہ جاری کیا ہوا تھا راقم الحروف (عبدالوحید حنفی) نے قرآنی قاعدہ آپ سے شروع کیا۔ اور الحمدللہ کہ ۱۹۶۴ء میں آپ سے ہی حفظ قرآن مکمل کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ استاذ حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے اپنی وفات ۱۹۸۷ء تک قرآن مجید حفظ کرانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ سینکڑوں اللہ کے بندوں نے ان سے قرآن مجید حفظ کیا اور ہزاروں نے ناظرہ قرآن مجید کی اُن سے تعلیم حاصل کی۔[1]

---

[1] آئینہ ایام۔ آپ بیتی مؤلفہ پروفیسر عبدالرزاق ص ۲ ناشر ادارہ نقشبندیہ لاہور۔

چکوال میں آپ کا مزار محلہ سر گوجرہ کے قبرستان میں ہے۔

مولانا صابر الدین چکوالی (المولود ۱۸۷۱ء المتوفی ۱۹۱۶ء)

مولانا صابر الدین صاحب چکوالی راقم الحروف (عبدالوحید حنفی) کے والدِ گرامی صوفی عبدالرشید صاحب کے نانا احمد دین صاحب کے بھائی تھے۔ اور استاذ محمد مخدوم صاحب کے چچا تھے۔ ان کے حالات زندگی میں مولانا ابوالحسن علی ندوی نزہۃ الخواطر ج۸ میں لکھتے ہیں۔ محترم فاضل صابر الدین حنفی چکوالی جہلمی، بہت ہی نیک علماء میں سے ایک تھے۔ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں پیدا ہوئے قرآن پاک حفظ کیا۔ اپنے والد (مولانا برہان الدین صاحب سے) اور قاضی غلام محمد چکوالی کے علاوہ اپنے علاقہ کے دوسرے علماء سے بھی درسی کتابیں پڑھیں پھر گنگوہ کا سفر کیا فنِ حدیث محدث رشید احمد گنگوہی سے حاصل کیا۔ پھر اپنے علاقہ میں لوٹ آئے۔ پڑھانے اور فائدے پہنچانے میں لگ گئے، آپ بڑے ہی عبادت گزار تھے، بہت زیادہ نیکیاں کرنے والے، شریف خاندان اور اچھے اخلاق کے تھے۔ ۸ رجب ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۱۶ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔[1]

---

[1] نزہۃ الخواطر ج۶ ص ۳۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔ تذکرہ علمائے پنجاب۔ مؤلفہ اختر راہی ج۱ ص ۲۳۲۔

آلِ عبداللطیف بن محمد فاضل بن اسمٰعیل ساکن ڈھوڑوال ضلع چکوال

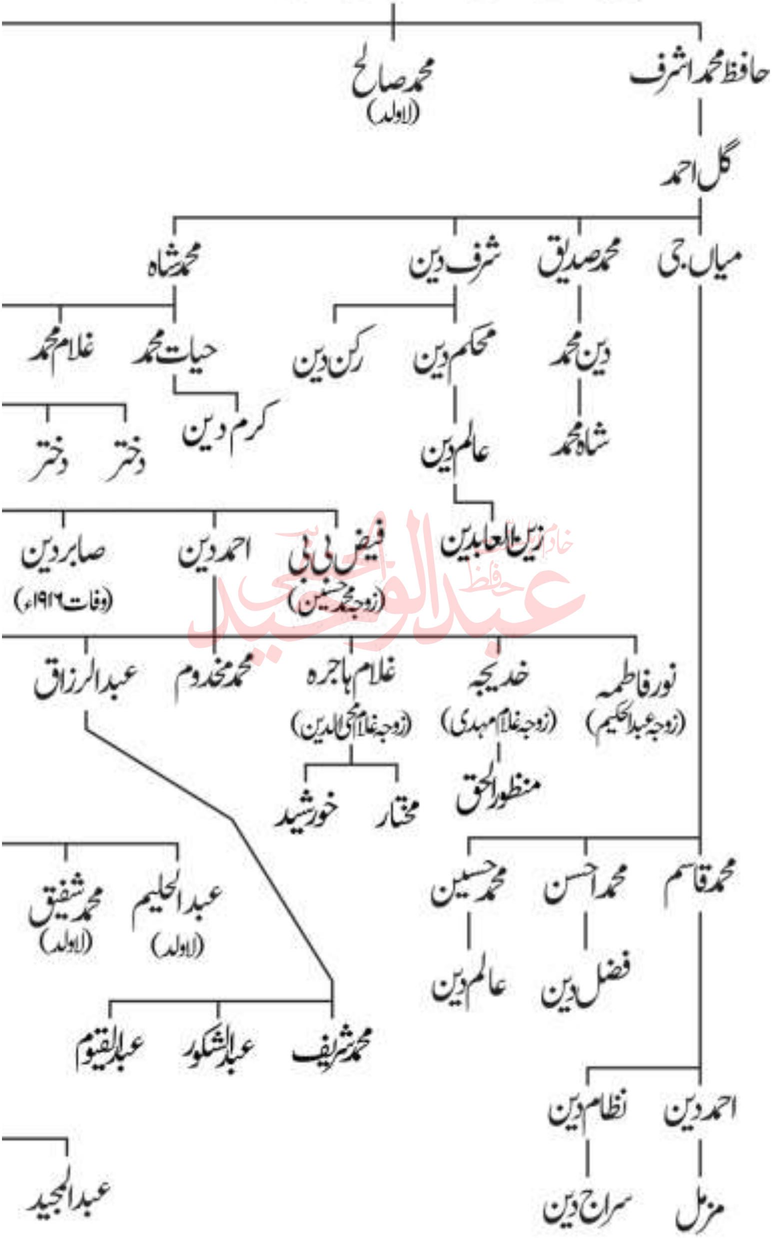

آلِ عبداللطیف بن محمد فاضل بن اسمٰعیل ساکن اوڈھروال ضلع چکوال

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

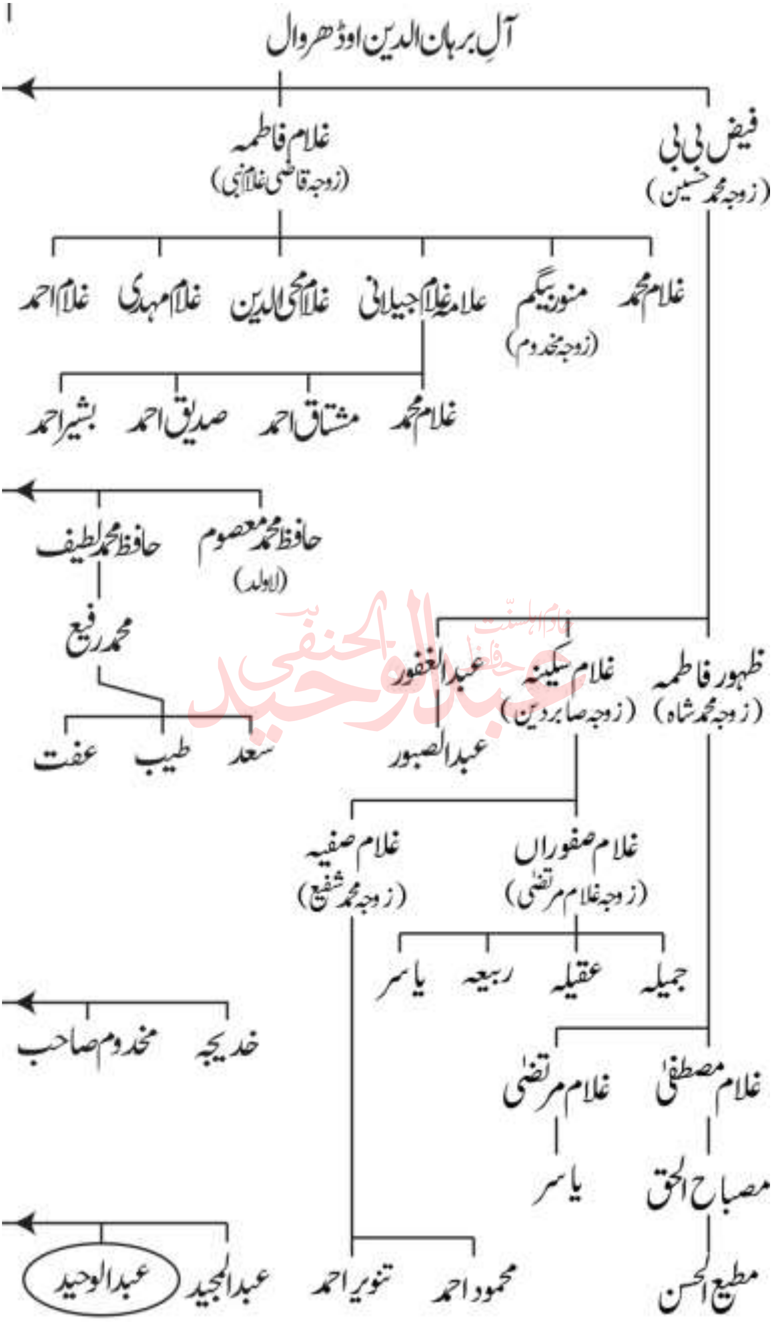

عبدالوحید الحنفی

آلِ برہان الدین اوڈھروال

- صابر دین
  - زاہدہ (زوجہ عبدالغفور)
    - حافظ عبدالصبور
      - محبوب احمد
      - معین احمد
  - بخت بانو
    - قاضی محمد یوسف (ساکن پنوال)
      - کرنل مشتاق (ساکن پنوال)
      - اشتیاق
        - بلال
      - الطاف
  - حفصہ زوجہ (پروفیسر عبدالرزاق)
    - محمد شریف
    - عبدالشکور
- احمد دین
  - نور فاطمہ (زوجہ عبدالحکیم)
    - عبدالرشید
      - عبدالحمید
      - عبدالحلیم
      - کوثر تسلیم
      - منیب سلیم
      - عالیہ کوثر
      - عبدالحی
  - عبدالرزاق
    - محمد شریف
  - غلام ہاجرہ (زوجہ غلام مہدی)
  - حمیدہ (زوجہ معصوم)
  - عبدالشکور
  - جنت خاتون (زوجہ احمد دین)
    - عبدالقدیر

خادم اہل السنت
عبدالوحید الحنفی

مولاناصابر الدین صاحب کو لِلہ شریف ضلع جہلم کے بزرگوں سے نسبت تھی۔ آپ کافی عرصہ لِلہ شریف ضلع جہلم میں پڑھاتے بھی رہے۔ آپ کی آخری آرام گاہ اوڈھروال کے قدیمی قبرستان میں اپنے والد استاذ برہان الدین صاحب کے مزار کے ساتھ ہے جو کہ استاذ حافظ محمد معصوم صاحب اور استاذ حافظ محمد لطیف صاحب کے مزار کے احاطہ میں واقع ہے۔۱۹۱۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲) راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) کے والد صوفی عبدالرشید صاحب کی ڈائری میں لکھا ہوا ہے کہ: ۱۰/اپریل ۱۹۶۴ء بعد نماز جمعہ مبارک چکوال مسجد خواجگان اجلاس عام میں تقریر کرتے ہوئے الحاج قاضی غلام احمد صاحب ایل۔ایل۔بی نے سنایا کہ انجمن اسلامیہ چکوال کے بانی مولوی صابر الدین صاحب اوڈھر والوی، قاضی ضیاء الدین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر و قاضی غلام ربانی صاحب تھے اور مسلک اہل سنت والجماعت تھا۔

آلِ عبدالرشید بن عبدالحکیم بن شرف دین

- عبدالمجید
  - صفوان
  - نعمان
  - رابعہ
  - رضوان
  - حمیرا
  - غفران
- عبدالحمید
  - راشد
  - باسط
  - شاکرہ
  - ذاکرہ
  - ماجد
  - ناصرہ
  - ثاقب
- عبدالوحید حنفی
  - محمد ابوبکر
    - محمد زبیر علی
    - خولہ
- عبدالحلیم
  - عبدالمالک فہیم
  - اثمارہ
  - عمارہ
  - عافیہ
  - نجمہ
  - رافعہ
  - نعیم
- کوثر تسلیم (زوجہ ظہیرالدین پنوال)
  - عامر
  - عاصم
  - عارف
  - طیبہ
  - نبیلہ
  - ناعمہ
- منیب سلیم
  - عائشہ
  - حفصہ
  - حبیب الرحمٰن
  - ضیاء الرحمٰن
  - عطاء الرحمٰن
- عبدالحی
  - عبداللہ عمر
  - عبیدالرحمٰن
  - رشدہ
  - نور فاطمہ
  - عثمان
  - زینب

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حافظ عبدالحکیم بن شرف دین۔اوڈھروال

حافظ عبدالحکیم صاحب ۱۸۹۰ء میں اوڈھروال میں پیدا ہوئے۔
آپ نے اوڈھروال ہی میں حفظ قرآن کیا۔
اور کچھ عرصہ جمالوال تحصیل چکوال میں درس قرآن میں پڑھایا۔
آپ کی شادی استاذ احمد دین صاحب کی دختر نور فاطمہ صاحبہ سے ہوئی۔
آپ کی اولاد میں حافظ عبدالحلیم، حافظ عبدالرشید، حافظ محمد رفیق، حافظ محمد نذیر بیٹے تھے اور دو بیٹیاں غلام ہاجرہ اور غلام صغریٰ ہوئیں۔
۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۸۹ھ بروز ہفتہ انتقال ہوا۔
اوڈھروال کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

عبدالرشید بن عبدالحکیم۔اوڈھروال

حافظ عبدالرشید بن حافظ عبدالحکیم ساکن اوڈھروال، اوڈھروال ضلع چکوال میں ۲۷ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۲ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ بروز ہفتہ اوڈھروال میں پیدا ہوئے۔
۱۹۲۲ء میں چھ سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوئے۔
۱۹۲۴ء میں چھٹا پارہ اوڈھروال مسجد کے درس میں ختم کیا۔
۱۹۲۴ء میں ساتواں اور آٹھواں پارہ رتہ شریف درس میں پڑھا۔

پھر ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء میں پارہ ۲۷ تک اوڈھروال میں پڑھا۔

۱۹۳۰ء میں ختم قرآن کھوکھر زیر میں نانا احمد دین صاحب کے پاس کیا۔

۵ جون ۱۹۳۰ء کو نارمل سکول چکوال میں ملازمت اختیار کرلی۔

یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو گورنمنٹ ہائی سکول میں ملازمت اختیار کی۔

۱۶ جون ۱۹۴۹ء کو گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال میں تبادلہ ہو گیا۔

مئی ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج سے پنشن حاصل کی۔

وفات ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اجمالی تذکرہ آلِ عبدالرشید اوڈھروال

حافظ عبدالمجید بن عبدالرشید

آپ اوڈھروال میں ۱۷ فروری ۱۹۴۲ء مطابق یکم صفر المظفر ۱۳۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔

۱۹۴۸ء میں استاذ مخدوم صاحب سے پڑھنا شروع کیا۔

۱۲ جولائی ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس سترہ پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۸ اگست ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس اٹھارھواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۹ ستمبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس انیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس بیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۳ نومبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس اکیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس بائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۳ جنوری ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس تئیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۲ فروری ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس چوبیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۲ مارچ س ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس پچیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۸ اپریل ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس چھبیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

بوجہ رمضان المبارک اسباق بند رہے۔

۳ جون ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس ستائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۱ جولائی ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس اٹھائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۲/ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس انتیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس تیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۲۷ نومبر ۱۹۵۲ء ختم قرآن مجید حفظ مکمل ہوا۔ عمر پونے ۱۱ سال

تھی۔

۲۹ نومبر ۱۹۵۲ء گردان میں ایک ایک پارہ شروع ہوا۔

۲ مئی ۱۹۵۳ء کو گردان میں خدا کے فضل سے ختم ہوا۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو سکول کی تعلیم ماسٹر فضل داد صاحب تھوہا بہادر والوں سے شروی کی۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو اسلامیہ ہائی سکول چکوال پانچویں جماعت کی تعلیم شروع کی۔ کلاس انچارج نیک عالم تھے۔

۱۹۵۶ء۔ مڈل پاس کیا۔ ۸۵۰ نمبروں سے ۵۹۱ نمبر حاصل کر کے سکول میں فرسٹ آئے۔

یکم اپریل ۱۹۵۸ء کو میٹرک میں ۸۵۰ میں سے ۶۳۶ نمبر لے کر سکول میں دوم آئے۔

۱۹۵۸ء گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال میں گیارہویں جماعت میں داخلہ لیا۔

۱۹۶۰ء میں ایف ایس سی میں کامیابی حاصل کی۔

آپ نے گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال سے بی ایس سی ۱۹۶۲ء میں کیا۔ اور کامیابی حاصل کی اور اس کے ساتھ ساتھ جامعہ عربیہ اظہار الاسلام سے دینی علوم میں درسی کتابیں پڑھیں۔

۱۹۶۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی فزکس پاس کیا۔

۱۹۶۶ء پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو بھی پاس کیا۔

۱۱ دسمبر ۱۹۶۴ء میں گورنمنٹ کالج تلہ گنگ میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ اور پھر ۳ نومبر ۱۹۶۷ء کو گورنمنٹ کالج چکوال میں فزکس کے پروفیسر رہے اور ۳۷ سال، ۲ ماہ، ۵ دن سروس کر کے ریٹائرڈ ہو گئے۔

آپ نے تبلیغی جماعت کے ساتھ بیرون ملک اردن وغیرہ کا بھی دورہ کیا۔ ماشاء اللہ انگلش، اردو، پنجابی، عربی، فارسی زبانوں میں مہارت حاصل ہے اور دوران تبلیغ ان زبانوں میں کلام کرتے ہیں۔

آپ کی اولاد میں بڑے بیٹے غفران الکبریاء ہیں ولادت ۵/ اکتوبر ۱۹۷۲ء، جو کہ ہومیو ڈاکٹر ہیں اور چکوال ہومیو کالج چکوال کے پرنسپل ہیں۔

دوسرے بیٹے حافظ مولانا محمد رضوان المصطفیٰ صاحب ولادت ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء، عالم دین ہیں اور انہوں نے جامعہ اسلامیہ بنوری سائٹ کراچی سے دورہ حدیث اور تخصص افتاء کیا اور دار الافتاء میں مفتی کا کورس کیا۔ اور جامعہ عربیہ اظہار الاسلام امدادیہ جامعہ مسجد چکوال میں مفتی اور استاذ الحدیث ہیں۔ اولاد میں حسن معاویہ، صفیہ اسماء ہے۔

آپ کے تیسرے بیٹے نعمان فاروق ہیں جن کے تین بیٹے (۱) عبد الحنان (۲) عبد المنان (۳) عبد المستعان ہیں۔ (۴) قدسیہ نایاب بیٹی ہے۔

آپ کے چوتھے بیٹے صفوان بلال ہیں جو کہ حافظ قرآن ہیں اور انگلینڈ میں تدریس کرتے ہیں۔ ان کے دو بچے ہیں۔ ایک کا نام محمد یحییٰ اور بچی کا نام سمیہ کوثر ہے۔

(۲) حافظ عبدالحمید بن عبدالرشید

آپ اوڈھروال میں ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے۔

استاذ محمد مخدوم صاحب سے ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء کو قرآن مجید حفظ شروع کیا۔

آپ نے عصری علوم میں ایم اے اسلامیات کیا۔ اور کچھ عرصہ ائیر فورس میں رہے۔ پھر وہاں سے چھوڑ کر لاہور میں ملازم رہے۔ پھر انگلینڈ چلے گئے۔ اب وہاں عرصہ ۳۰ سال سے درس و تدریس کرتے ہیں اور آپ سے کثیر طلبہ اس دوران تعلیم قرآن حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کی اولاد میں ۴ بیٹے (۱) حافظ ڈاکٹر راشد حمید۔ (۲) حافظ باسط حمید (۳) حافظ ماجد حمید (۴) حافظ ثاقب حمید ہیں اور تین بچیاں ہیں۔ (۱) شاکرہ (۲) ذاکرہ (۳) ناصرہ۔ ان میں سے حافظ ماجد حمید نے انگلینڈ میں ہی کتب عربی درسِ نظامی کی تکمیل کر کے پاکستان میں آ کر دورہ حدیث شریف کے لیے جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم میں داخلہ لیا اور تکمیل کر کے پھر انگلینڈ میں جا کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔

(۳) حافظ عبدالوحید بن عبدالرشید

راقم الحروف عبدالوحید ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۹ بیساکھ ۲۰۰۶ بکری بروز بدھ چکوال میں پیدا ہوا۔

عبدالوحید حنفی کا دورِ تعلیم

تاریخ	ماہ	سال	کیفیت	عمر
	مارچ	۱۹۵۳ء	قرآن حفظ ابتدا	۴سال
	اپریل	۱۹۵۷ء	پہلی جماعت	۸سال
	اپریل	۱۹۵۹ء	تیسری جماعت میں داخل ہوا۔	۱۰سال
۷	ستمبر	۱۹۵۹ء	پانچواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۰سال
۱۱	فروری	۱۹۶۰ء	چھٹا پارہ حفظ شروع کیا	۱۱سال
۱	جولائی	۱۹۶۰ء	ساتواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۱سال
۲۵	مارچ	۱۹۶۱ء	نواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۲۵	جون	۱۹۶۱ء	دسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۹	ستمبر	۱۹۶۱ء	گیارہواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۲۱	نومبر	۱۹۶۱ء	بارہواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۲۱	جنوری	۱۹۶۲ء	تیرھواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۳۱	مارچ	۱۹۶۲ء	پانچویں جماعت سے پاس ہوا۔	۱۳سال
۲۴	اپریل	۱۹۶۲ء	چودھواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۲۹	جون	۱۹۶۲ء	پندرہواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۲۲	مارچ	۱۹۶۳ء	انیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

تاریخ	ماہ	سال	کیفیت	عمر
۱	مئی	۱۹۶۳ء	جامعہ اظہار الاسلام چکوال میں درس نظامی کا نصاب کریما پڑھنا شروع کیا۔	۱۳ سال
۱۹	مئی	۱۹۶۳ء	جامعہ اظہار الاسلام چکوال میں نام حق اور ترجمہ قرآن پڑھنا شروع کیا۔	۱۳ سال
۱۹	مئی	۱۹۶۳ء	بیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳ سال
۲۰	جولائی	۱۹۶۳ء	اکیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳ سال
۲۰	جولائی	۱۹۶۳ء	پندنامہ شروع کیا۔	۱۳ سال
۹	ستمبر	۱۹۶۳ء	بائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳ سال
۱	اپریل	۱۹۶۴ء	پچیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴ سال
۲۳	مئی	۱۹۶۴ء	چھبیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴ سال
۱۵	جولائی	۱۹۶۴ء	ستائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴ سال
۱۶	اگست	۱۹۶۴ء	اٹھائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴ سال
۱	اکتوبر	۱۹۶۴ء	انتیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴ سال
۱۶	نومبر	۱۹۶۴ء	تیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴ سال
۱۴	دسمبر	۱۹۶۴ء	قرآن مجید حفظ ختم کیا۔	۱۴ سال
۵	مئی	۱۹۶۷ء	ورنیکل فائنل کے امتحان میں کامیابی ہوئی۔	۱۸ سال
	اگست جمادی الثانی	۱۹۷۰ء ۱۹۷۴ء ۱۳۹۰ھ	مدرسہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد چکوال کلام پاک بچوں کو پڑھانا شروع کیا۔	۲۱ سال

استاذ محمد مخدوم صاحب سے حفظ قرآن مجید مکمل کرنے کے ساتھ درس نظامی کی کتب جامعہ عربیہ اظہار الاسلام سے پڑھنے کی سعادت ملی۔ اور ترجمہ قرآن مجید مولانا محمد یعقوب صاحب جالندھری سے شروع کیا۔

جامعہ مفتاح العلوم ملھوالی ضلع اٹک میں درجہ حفظ وناظرہ قرآن مجید کی تدریس مئی ۱۹۷۰ء سے اگست ۱۹۷۰ء تک کی۔

جامعہ عربیہ اظہار الاسلام کے شعبہ حفظ وناظرہ میں اگست ۱۹۷۰ء سے پڑھانے کی توفیق بھی رب العزت نے عطا کی۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضلِ دیوبند خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی کے ارشاد پر جامعہ کے دفتر میں خدمت پر ڈیوٹی بھی لگائی گئی۔ الحمدللہ کہ ۴۶ سال سے جامعہ میں خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اولاد میں ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ابو بکر ہے۔ جس کی تاریخ پیدائش ۲۲ ستمبر ۱۹۷۸ء مطابق ۱۸ شوال ۱۳۹۸ھ بروز جمعہ ۲ بجے دن ہے۔ یہ نام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے رکھا تھا۔ محمد ابو بکر کی اولاد میں ایک بیٹا محمد زبیر علی ہے اور ایک بیٹی خولہ ہے۔

تحریکِ خدام اہل سنت میں دفتری امور میں خدمت کا موقع بھی ملا۔ اس دوران کم و بیش ۷ بار جیل بھی جانے کی سعادت ملی اسی سلسلہ میں ۹/ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں چکوال میں ایک ڈی ایس پی محمد یوسف رامے

صاحب کو ایک قوالی کی محفل کے روکنے کے دوران بلوہ میں کسی نامعلوم آدمی نے ڈی ایس پی صدر چکوال کو قتل کر دیا۔ مخالفین نے ملی بھگت سے یہ قتل حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور مولانا قاضی ظہور حسین صاحب اور راقم الحروف پر ڈال دیا کہ ان کے ایماء پر وہ قتل کیے گئے اور دہشت گردی کی عدالت سے جھوٹے گواہوں سے گواہی دلوا کر سزا دلوائی گئی جس میں راقم الحروف کو سزاء عمر قید سنائی گئی چناں چہ اڈیالہ جیل راولپنڈی میں چار سال اور ایک ماہ پابند سلاسل رکھا گیا۔ آخر ہائی کورٹ لاہور نے کیس کی سماعت کی اور باعزت بری کر دیا۔ **فللّٰہ الحمد**

(۴) حافظ عبد الحلیم بن عبد الرشید

آپ چکوال میں ۱۳ نومبر ۱۹۵۱ء مطابق ۱۲ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے بھی استاذ محمد مخدوم صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔

۳۱ فروری ۱۹۵۹ء کو دوسرا پارہ حفظ شروع کیا۔

اپریل ۱۹۵۹ء میں تیسری جماعت میں داخل ہوئے۔

۱۷ فروری ۱۹۶۰ء کو پانچواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۵ ستمبر ۱۹۶۴ء کو اٹھائیسواں پارہ شروع کیا۔

دسمبر ۱۹۶۴ء میں قرآن پاک حفظ مکمل کیا۔

آپ نے میٹرک کے بعد کچھ عرصہ کالج میں پڑھنے کے بعد

ملازمت اختیار کر لی اور اس سلسلہ میں کچھ عرصہ سعودی عرب میں بھی کام کیا۔ پھر واپس آکر کشمیر بک ڈپو میں محترم محمد داؤد صاحب کے ساتھ کام شروع کیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

آپ کے دو بیٹے (۱) عبد المالک فہیم (۲) محمد نعیم اور ۵ بیٹیاں ہیں۔

(۱) اثمارہ (۲) عمارہ (۳) عافیہ (۴) نجمہ (۵) رافعہ

(۵) عالیہ کوثر دختر عبد الرشید

صوفی عبد الرشید صاحب کی دختر عالیہ کوثر تاریخ پیدائش ۷ فروری ۱۹۵۴ء مطابق ۲ جمادی الثانیہ ۱۳۷۲ھ، وفات ۲/ اگست ۱۹۵۴ء مطابق یکم ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ۔

(۶) تسلیم کوثر دختر عبد الرشید

صوفی عبد الرشید صاحب کی دختر تسلیم کوثر، تاریخ پیدائش ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ بروز جمعہ۔ (زوجہ مولانا محمد ظہیر الدین صاحب فاضلِ کراچی ساکن پنوال تحصیل و ضلع چکوال۔ خطیب جامع مسجد الف ۸ چک جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا) ریٹائرڈ خطیب اعلیٰ افواجِ پاکستان۔

اپریل ۱۹۶۷ء میں چھٹی جماعت کا داخلہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال میں لیا۔

۶ مارچ ۱۹۶۸ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔

۱۹۷۲ء میں جامعہ اہل سنت تعلیم النساء میں قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت بخشی۔

(۷) حافظ محمد منیب سلیم بن عبدالرشید

آپ چکوال ۵ جنوری ۱۹۵۹ء مطابق ۲۴ جمادی الثانیہ ۱۳۷۸ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ آپ نے استاذ محمد مخدوم صاحب سے حفظ کرنا شروع کیا۔ استاذ محمد مخدوم صاحب جو کہ ان کے والد عبدالرشید صاحب کے ماموں تھے، کے پاس قاعدہ عربی شروع کیا۔ بوجہ بڑھاپے کے سلسلہ تدریس جاری نہ رکھ سکے اس طرح حافظ محمد منیب سلیم صاحب نے مدنی جامع مسجد میں جامعہ عربیہ اظہار الاسلام کے شعبہ حفظ و ناظرہ میں حفظ قرآن کی تعلیم مکمل کی۔

اپریل ۱۹۷۱ء میں چھٹی جماعت کا داخلہ گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں لیا۔

۱۳ جنوری ۱۹۷۱ء تک بیس پارے حفظ مکمل کر لیے۔

۱۵ جنوری ۱۹۷۲ء اکیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۶ فروری ۱۹۷۲ء کو بائیسواں پارہ شروع ہوا۔

۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء جو چھٹی جماعت میں کامیاب ہوئے۔

۲۲ اپریل ۱۹۷۲ء سے تئیسواں پارہ شروع ہوا۔

مارچ ۱۹۷۳ء کو ساتویں جماعت میں کامیاب ہوئے۔

۳۰مارچ ۱۹۷۴ء کو آٹھویں جماعت میں کامیاب ہوئے۔

۳۱مارچ ۱۹۷۵ء کو نویں جماعت میں کامیاب ہوئے۔

جون ۱۹۷۶ء میں دسویں جماعت کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

آپ نے عصری تعلیم عربی میں ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم ایڈ کیا۔ اور اس وقت گورنمنٹ مڈل سکول موہڑہ کور چشم ضلع چکوال میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ آپ کے تین بیٹے (۱) حبیب الرحمٰن (۲) ضیاء الرحمٰن (۳) عطاء الرحمٰن اور دو بیٹیاں (۱) عائشہ (۲) حفصہ ہیں۔

(۸) حافظ محمد عبدالحی صاحب بن عبدالرشید

خادم اہل السنت حافظ عبدالوحید

آپ چکوال میں ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء مطابق ۲۷ شوال ۱۳۸۲ھ بروز اتوار پیدا ہوئے۔

آپ نے حفظ قرآن کی تعلیم مدنی جامع مسجد اور مکی جامع مسجد میں جامعہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کے شعبہ حفظ ناظرہ میں حاصل کی۔ اور اوپن یونیورسٹی سے بی اے۔ بی ایڈ کیا۔ اور دینی علوم جامعہ عربیہ اظہار الاسلام کے تحت وفاق المدارس کا سہ سالہ کورس پاس کیا اور گورنمنٹ ہائی سکول بھیں میں عربی کے مدرس مقرر ہوئے۔

آپ کے تین بیٹے (۱) عبداللہ عمر (۲) عبیدالرحمٰن (۳) عثمان ہیں اور تین بیٹیاں (۱) رشدہ (۲) نور فاطمہ (۳) زینب ہیں۔

وفات حافظ عبدالحی اپنی زندگی ۵۳ سال عیسوی حساب سے اور ۵۵

سال ہجری کے حساب سے اس فانی دنیا میں گزار کر ۵ شوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار سحری کے وقت ایک بجے رات انتقال کر گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آبائی گاؤں اوڈھر وال میں شام چار بجے، حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین صاحب اظہر ابنِ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، امیر تحریکِ خدام اہل سنت و الجماعت پاکستان نے جنازہ پڑھایا۔ ماشاء اللہ آپ نے اپنی زندگی دینی ماحول میں گزاری۔ اپنے ایک بیٹے حافظ عبید الرحمٰن کو قرآن مجید حفظ کرایا، جو کہ آپ کا صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائیں۔ آمین

آلِ محمد الاکبر حنفیہؒ بن علیؓ المرتضیٰ

زمانہ حیات

پہلی صدی کی شخصیات

(۱) حضرت علی المرتضیٰؓ ۶۰۰ء وفات ۶۶۱ء

(۲) محمد الاکبر حنفیہ

(۳) ابو منان جعفر اصغر

(۴) عبد المنان

دوسری صدی کی شخصیات

(۵) عبداللہ بطل غازی ۷۰۰ء

(۶) آصف غازی

(۷) عبد اللہ عمر غازی

(۸) شاہ محمد غازی

تیسری صدی کی شخصیات

(۹) زید طیب غازی ۸۰۰ء

(۱۰) حسین طاہر غازی

(۱۱) ابو یعلیٰ حمزہ عطاء اللہ غازی

(۱۲) قطب حیدر المعروف قطب شاہ

(ولادت ۳۸۵ھ)[1]

چوتھی صدی

(۱۳) مزمل علی کلکان ۹۰۰ء

(۱۴) غلام علی

(۱۵) محمود علی

پانچویں صدی

(۱۶) محمد علی ۱۰۰۰ء

(۱۷) گوہر علی

(۱۸) مہر علی

چھٹی صدی

(۱۹) ملک سُر خَرو خان ۱۱۰۰ء

---

1 ماخذ مطابق مراۃ سعودی۔ جمہورہ النساب العرب ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندسی (۳۸۴ھ ۴۵۶ھ) تاریخ اعوان علوی ص ۳۰۷۔ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد۔ تاریخ حیدری مؤلفہ حیدر علی۔ تحقیق الاعوان ملک خواص خان۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

(۲۰)ملک عطا محمد

(۲۱)عید محمد

ساتویں صدی ہجری

(۲۲)مسعود ۱۲۰۰ء

(۲۳)سگھر

(۲۴)محمود علی

آٹھویں صدی

(۲۵)دراب خان ۱۳۰۰ء

(۲۶)مہر علی عرف مہرند

(۲۷)سگھر علی

(۲۸)مہر علی

نویں صدی

(۲۹)صادق ۱۴۰۰ء

(۳۰)جالب

(۳۱)کریم عرف کریماں

(۳۲)ڈھیرو خان

دسویں صدی

(۳۳)اگر خان ۱۵۰۰ء

(۳۴)اولیاء خان

(۳۵)امیر خان عرف میرن شاہ

(۳۶)گل امیر

گیارہویں صدی ہجری

(۳۷)محمد نور ۱۶۰۰ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

(۳۸) محمد اسمٰعیل

(۳۹) محمد فاضل

(۴۰) محمد لطیف ۱۷۰۰ء

صدی		
بارھویں صدی	(۴۱) غلام مصطفےٰ	(۴۱) محمد اشرف
	(۴۲) نیک محمد	(۴۲) گل محمد
	(۴۳) میاں محمد ۱۸۰۰ء	(۴۳) محمد شاہ
		(۴۴) میاں محمد
تیرھویں صدی	(۴۴) شرف دین	(۴۵) برھان الدین
		(۴۶) احمد الدین
	(۴۵) عبدالحکیم ۱۸۹۰ء	(۴۷) نور فاطمہ

صدی			
چودھویں صدی	(۴۶)	عبدالرشید ۱۹۱۴ء[1]	(۴۸)
	(۴۷)	عبدالوحید ۱۹۴۹ء[2]	(۴۹)
	(۴۸)	محمد ابوبکر ۱۹۷۷ء	(۵۰)
پندرھویں صدی ہجری	(۴۹)	محمد زبیر علی ۲۰۰۵ء[3]	(۵۱)

☆☆☆☆

[1] تاریخ ولادت عبدالرشید ۲۷ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۳۲ھ بروز ہفتہ۔

[2] عبدالوحید ولادت ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۶۸ھ بروز بدھ۔

[3] ماخذ از کتاب معارف الاعوان ص .... مؤلف صوبیدار محمد ریاض انوان اعوان ساکن کوٹ سارنگ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال۔0333-5752391۔ناشر ادارہ افکار الاعوان پاکستان۔

آلِ استاذ احمد دین بن برہان الدین کھوکھر زیر
اشراف خاتون زوجہ احمد دین سے اولاد

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ استاذ احمد دین بن برہان الدین اوڈھروال

جمال بی زوجہ احمد دین سے اولاد

- غلام ہاجرہ (زوجہ غلام محی الدین)
  - مختار بیگم (زوجہ غلام محمد ثانی)
    - منیر فاطمہ (زوجہ عبد الشکور[2])
    - زہرہ (زوجہ عبد القیوم[3])
  - خورشید بیگم (زوجہ منظور الحق[1])
    - اکرام الحق
    - ناصر الدین
    - احسان الحق
- حمیدہ (زوجہ استاذ معصوم)
- جنت خاتون (زوجہ احمد دین)
  - عبدالقدیر
    - عزیزہ
    - زہرہ
    - کنیز فاطمہ
    - عبدالقدوس
      - انور
      - دختر
  - رحم نور (زوجہ غلام احمد)
    - مقصود احمد
      - خالدہ
      - فاروق احمد
      - مسعودہ
    - ظہور احمد
      - ماجدہ
      - نوید
      - سعدیہ
      - جمیل
      - عاصمہ
    - اشتاق احمد
      - فوزیہ
      - جنید
      - معصومہ
    - آفتاب احمد
      - فیاض
      - قرۃ العین
      - سراج
        - وہاج

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

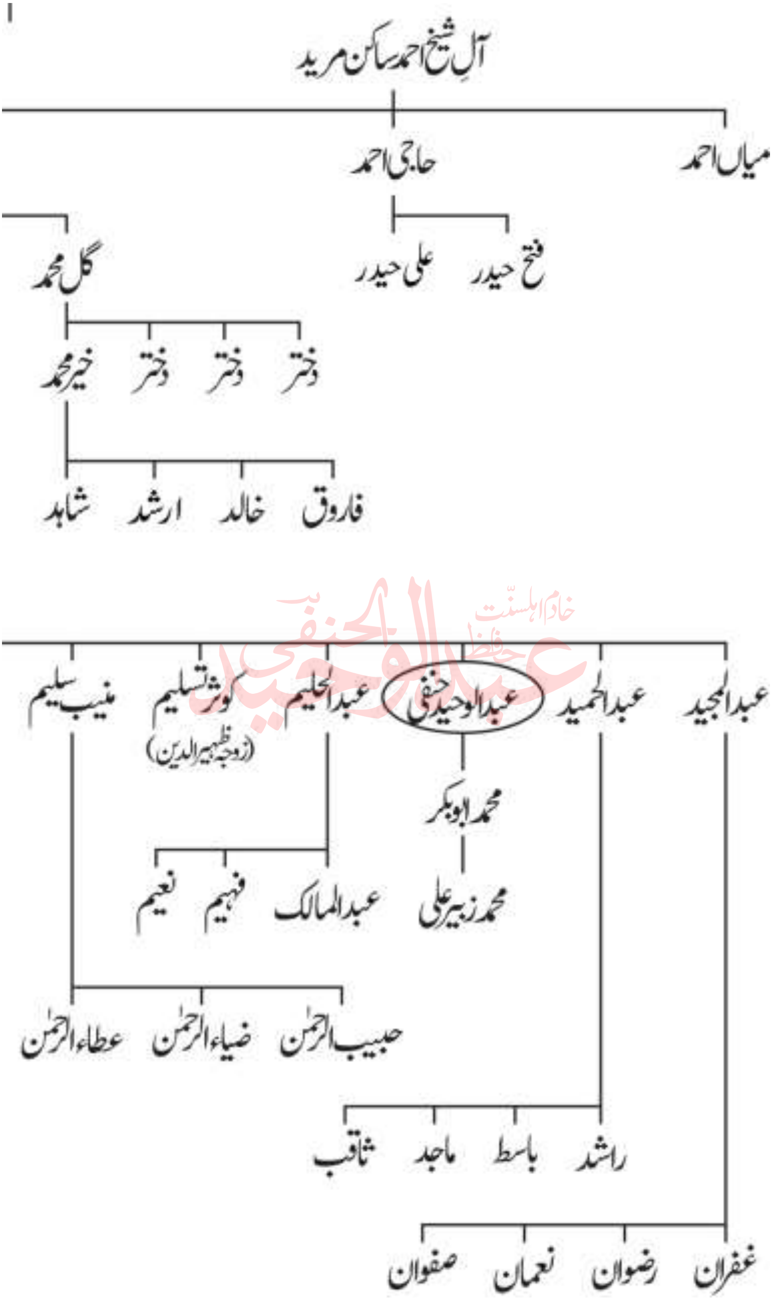
آلِ شیخ احمد ساکن مرید
میاں احمد
حاجی احمد
فتح حیدر
علی حیدر
گل محمد
دختر
دختر
دختر
خیر محمد
فاروق
خالد
ارشد
شاہد
عبدالمجید
عبدالحمید
عبدالوحید حنفی
عبدالحلیم
کوثر تسلیم (زوجہ ظہیر الدین)
منیب سلیم
محمد ابوبکر
محمد زبیر علی
عبدالمالک
فہیم
نعیم
حبیب الرحمٰن
ضیاء الرحمٰن
عطاء الرحمٰن
راشد
باسط
ماجد
ثاقب
غفران
رضوان
نعمان
صفوان

آلِ شیخ احمد ساکن مرید

1 عبدالوحید حنفی کی نانی غلام فاطمہ کی وفات ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء اوڈھروال میں ہوئی۔

2 عبدالوحید حنفی کے نانا حافظ حسن محمد صاحب کی وفات ۲۷ مارچ ۱۹۷۱ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۹۱ھ میں ہوئی۔

عبدالوحید الحنفی

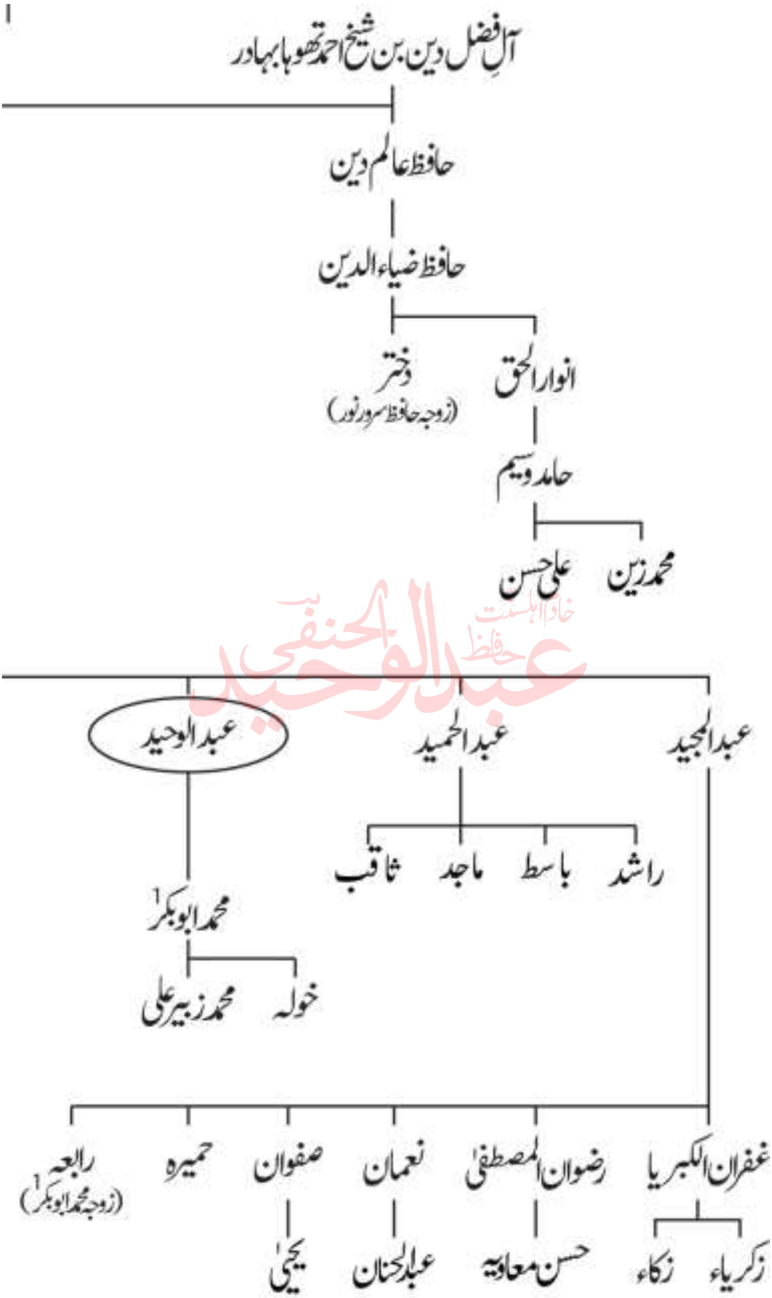

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ حافظ حسن محمد اوڈھروال

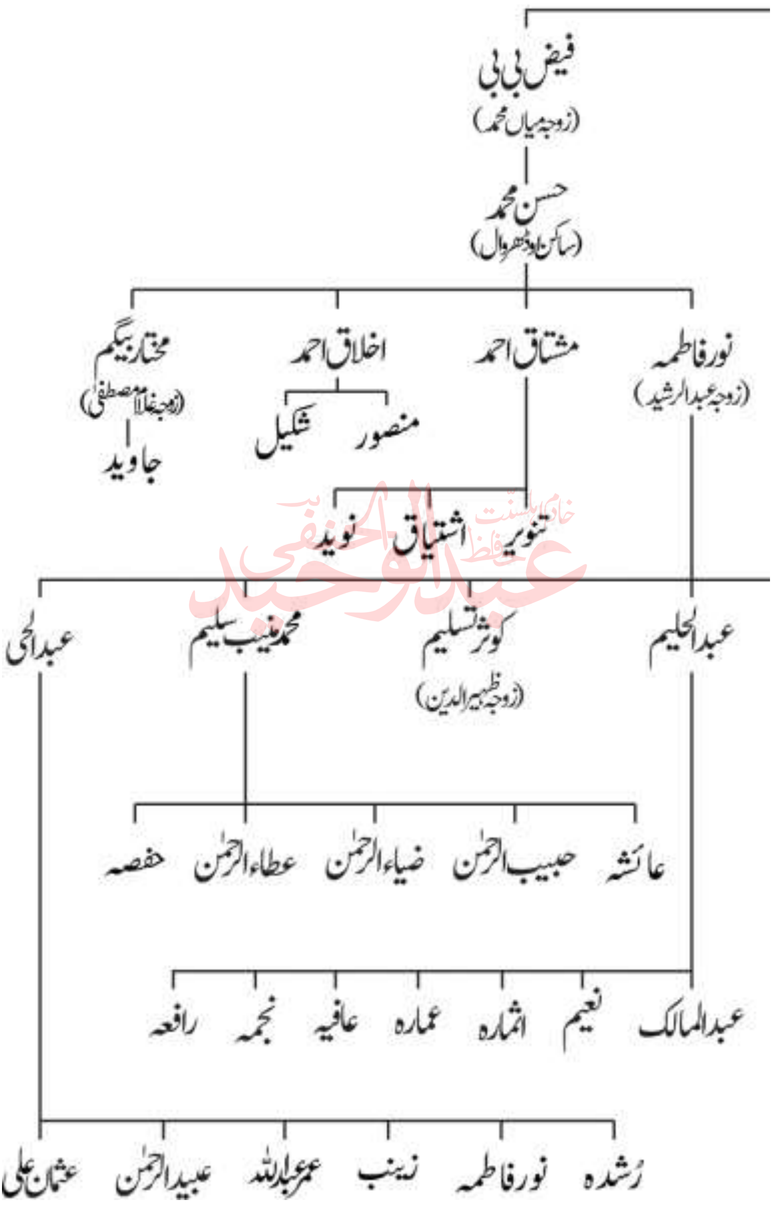

عبدالوحید الحنفی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

[1] نیک بخت زوجہ نظم دین ڈھاب خوشال

آلِ خیر محمد ساکن اوڈھروال

- کرم دین
- دوست محمد
  - احمد نور
    - قاضی بشیر
      - عامر
        - محمد طلحہ
      - عاصم
        - محمد سعد
      - عاطف معید
      - کاشف مقید
    - محمد نور
      - ضیاء الحق
    - سعید
  - فضل دین
    - عبدالرزاق
      - دختر
    - محمد رفیق
      - محمد صدیق
- قاضی خیر محمد
  - علی محمد
    - صالح محمد اوڈھروال
      - عبدالرؤف
    - بخت نور[2] (زوجہ حسن محمد)
      - مشتاق احمد
      - اخلاق احمد
      - مختار بیگم
    - فضل نور (زوجہ غلام محمد)
      - غلام مصطفیٰ
        - جاوید
      - محمد اقبال
        - بلال
      - محمد قاسم
        - شعیب
          - عمیر
      - عبدالخالق
    - منظور حسین
      - عبدالقیوم
      - عبدالقدوس
        - عبدالرحمٰن

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

2 بخت نور زوجہ حسن محمد کی وفات ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء اوڈھروال میں ہوئی

شجرہ نسب حافظ حسن محمد اوڈھروال

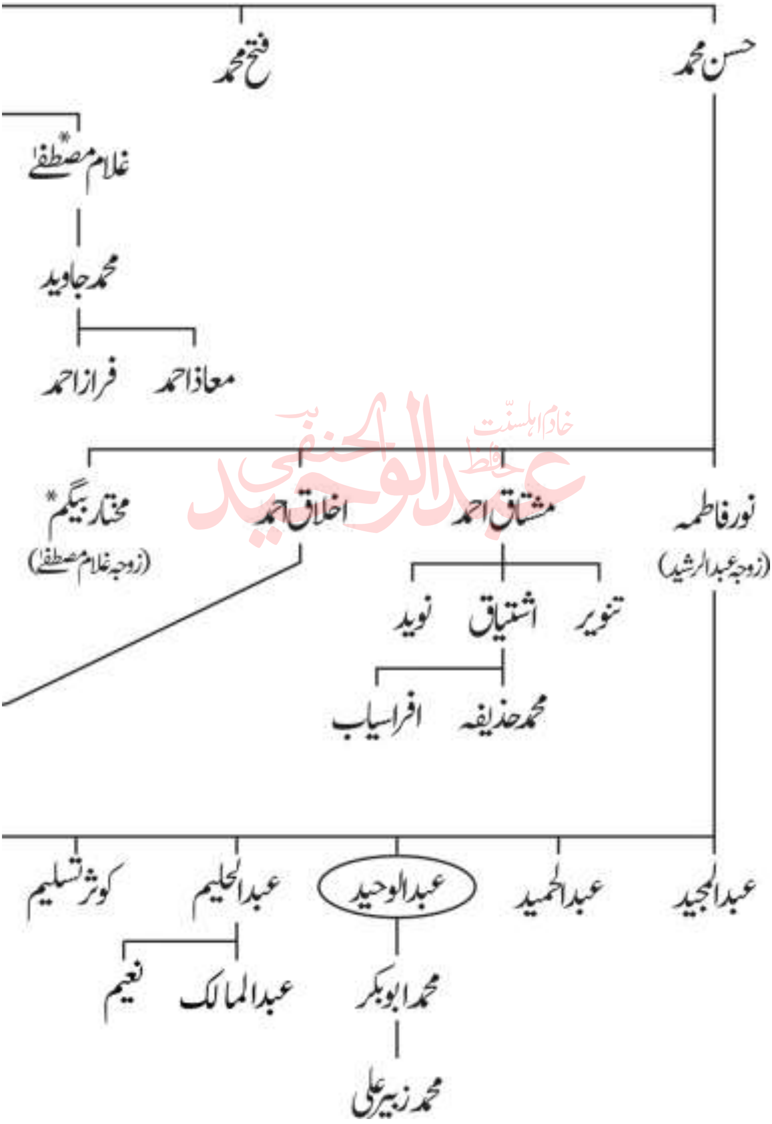

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ نسب آلِ میاں محمد اوڈھروال

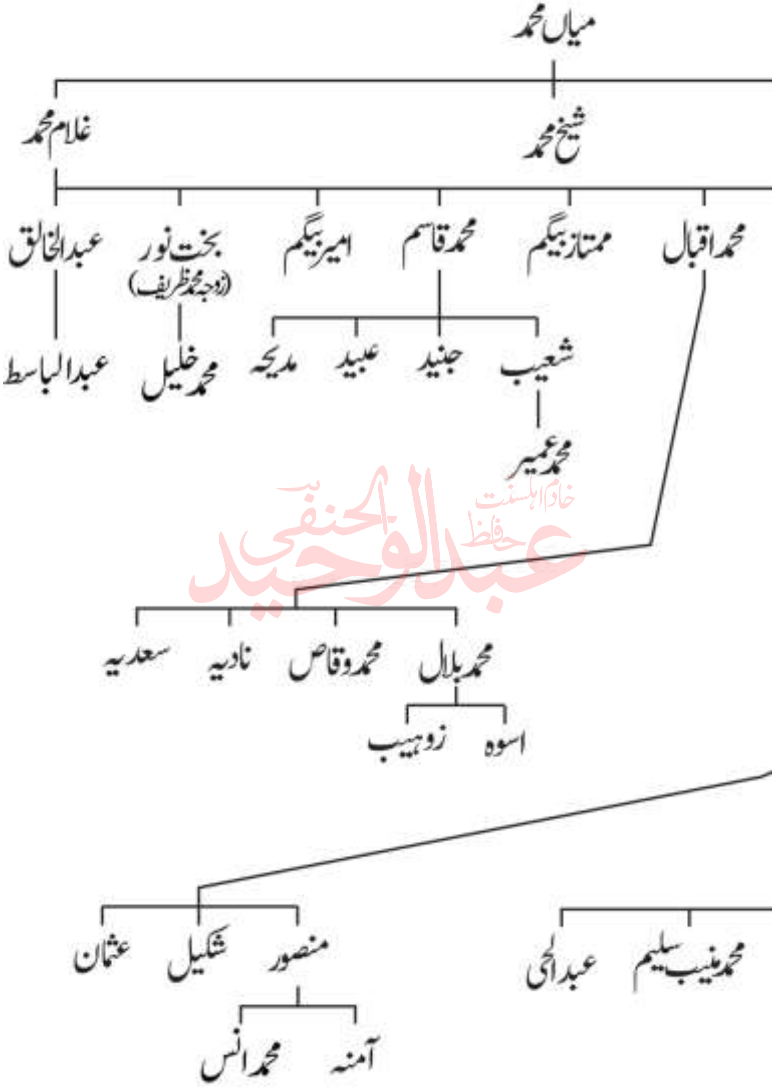

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

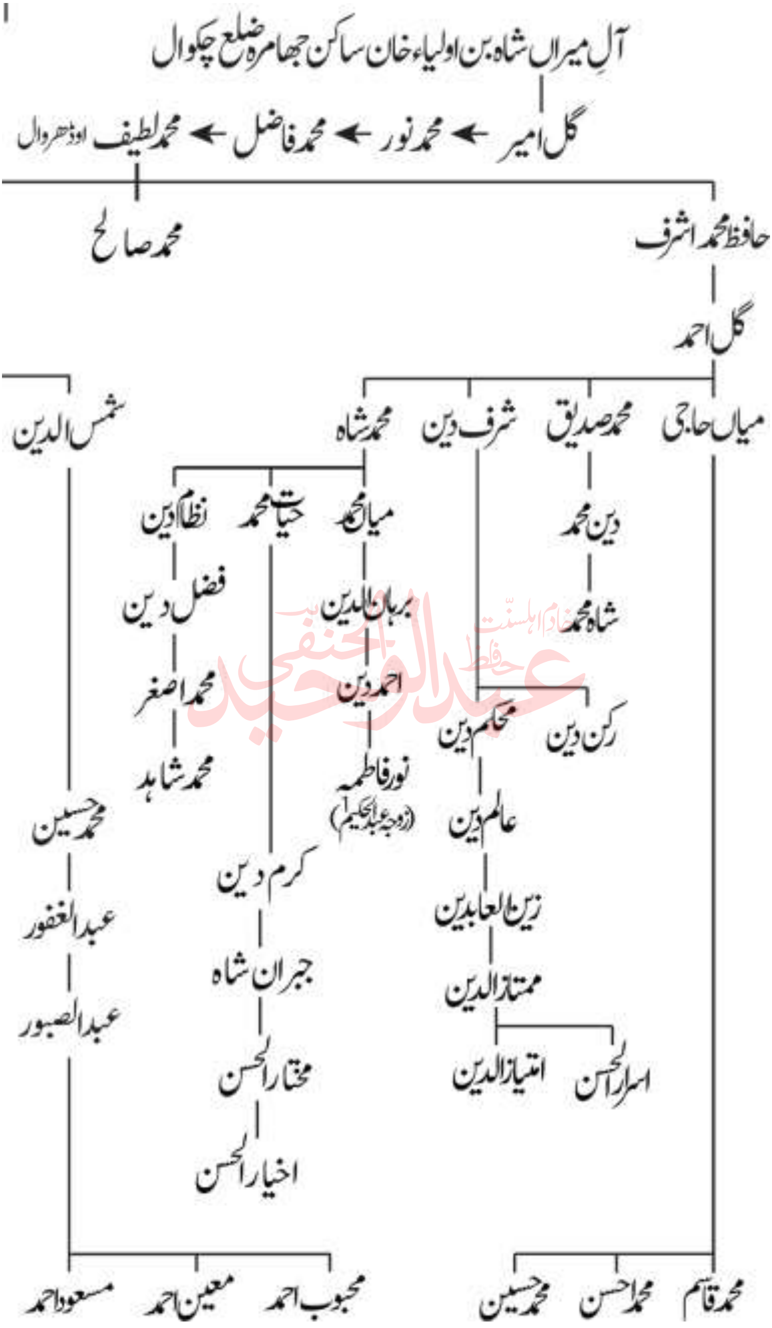

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ میراں شاہ بن اولیاء خان ساکن جھامرہ ضلع چکوال

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ شیخ احمد تھوہا بہادر

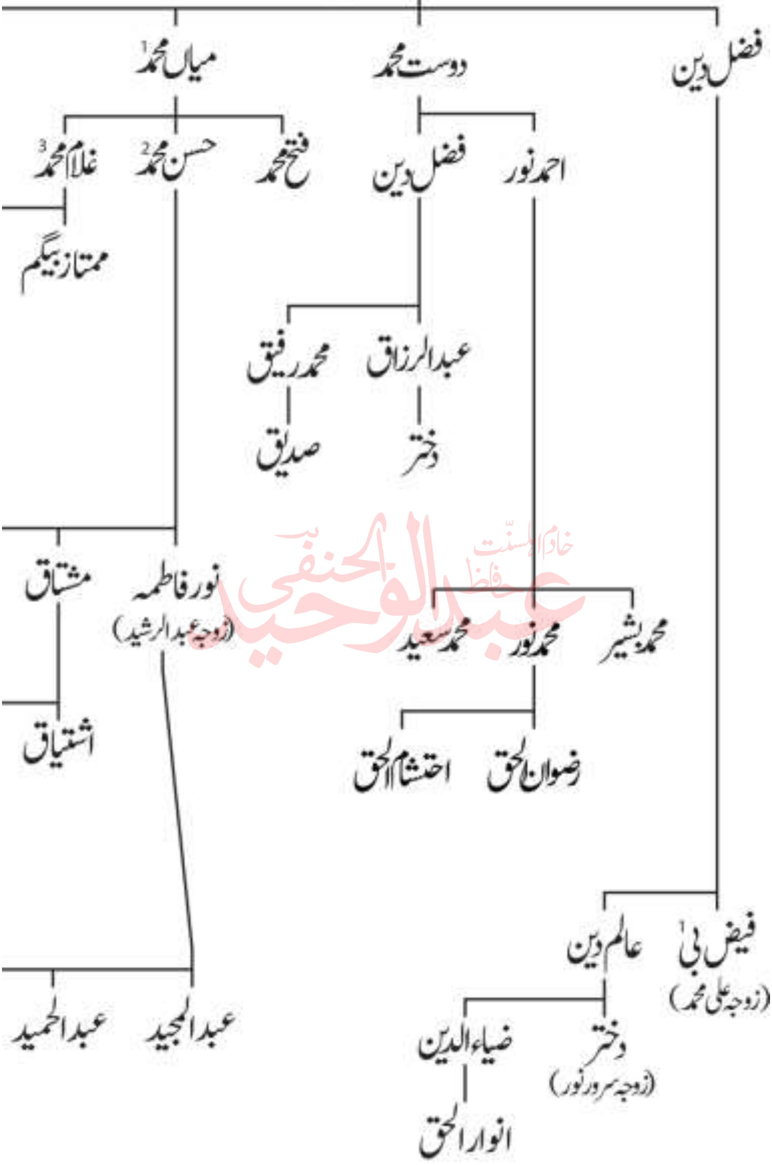

عبدالوحید الحنفی
خادم السنت
حافظ

آلِ خیر محمد اوڈھروال

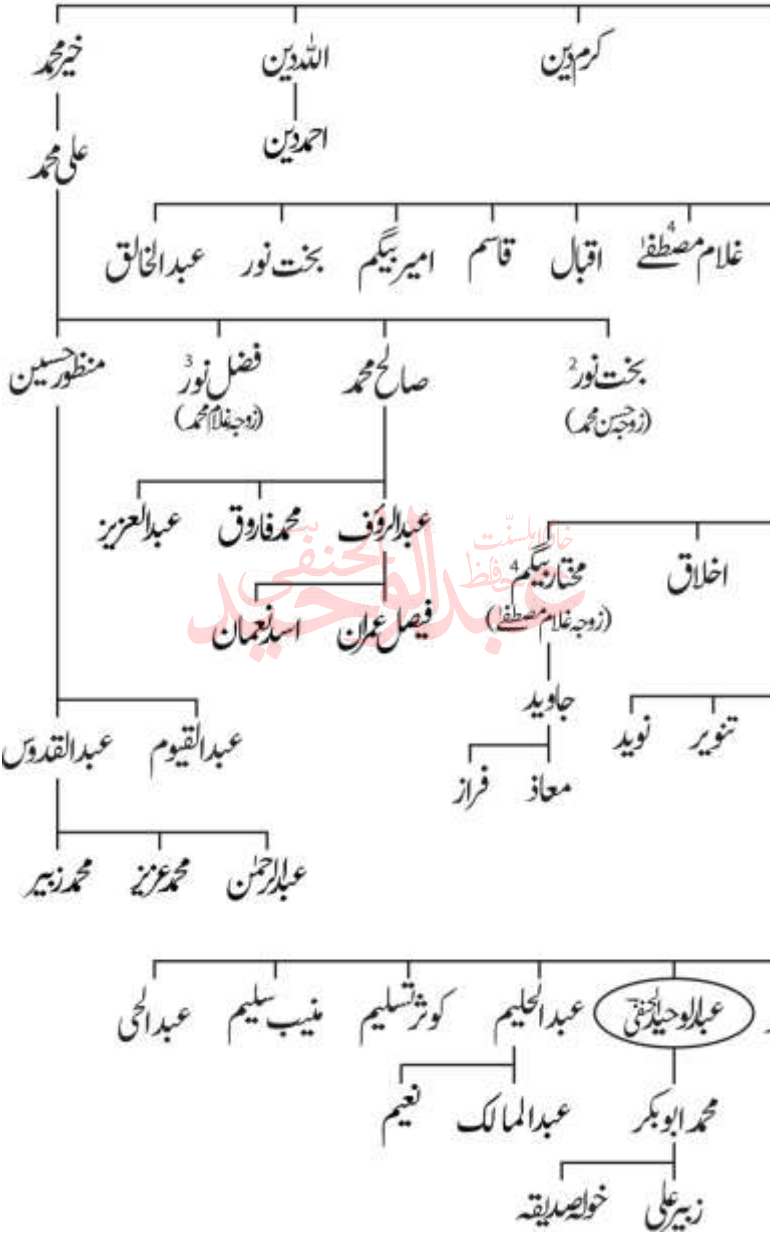

باب 2

قاضی غلام نبی بن غلام رسول چکوال

قاضی غلام نبی صاحب بن غلام رسول صاحب ۱۸۶۸ء میں چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت بڑے بھائی مولانا غلام محمد صاحب فاضلِ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے زیر سایہ ہوئی۔

آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور تمام متداولہ و مروّجہ علوم حاصل کیے۔ آپ عربی اور فارسی پر اچھی دسترس رکھتے تھے اور ایک اجل حافظ قرآن بھی تھے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

انجمنِ اسلامیہ کی بنیاد

قاضی غلام نبی صاحب نے ۱۹۱۱ء میں ''انجمن اسلامیہ'' چکوال کی بنیاد رکھی اس سے پہلے اُس دور میں چکوال میں مسلمانوں کی کوئی نمائندہ تنظیم نہ تھی۔ آپ نے انجمن کے تحت مسلمانوں کے بچوں کے لیے علیحدہ سکول کا اجراء کیا اس سے پہلے مسلمانوں کے بچوں کے لیے علیحدہ سکول نہ تھا۔ جو سکول قاضی غلام نبی صاحب نے ابتداء میں اپنے گھر میں قائم کیا تھا اس کے لیے الگ عمارت کی تعمیر اور با قاعدہ منظم سکول کے اجراء کی مہم انجمن اسلامیہ کے زیرِ اہتمام شروع ہوئی آپ نے اس نیک مقصد کے لیے اپنے آبائی واراضی وقف کر دی اور موجودہ مدرسہ

اشاعت العلوم، گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول چکوال کا احاطہ اور موجودہ عمارت کے علاوہ گورنمنٹ اسلامیہ پرائمری سکول کی عمارت کی بنیاد آپ ہی کے دور میں رکھی گئی۔[1]

قاضی خانہ کی تعمیر و بنیاد

ابتداء میں قاضی غلام نبی صاحب اپنے آبائی مکان میں واقع محلہ خواجگان نزد پیر شہانی مسجد سکونت پزیر تھے۔ بعد میں اپنے لیے الگ گھر غربی قبرستان کی شرقی جانب برلب سڑک سرکلر روڈ پر تعمیر کیا۔ جس کا مشہور نام "قاضی خانہ" ہوا۔

جامع مسجد کی تعمیر

قاضی غلام نبی صاحب نے اپنے گھر قاضی خانہ سے ملحقہ اپنی آبائی اراضی پر مسجد کی بنیاد رکھی اور اپنے مکان کی تعمیر کے ساتھ مسجد کی تعمیر بھی مکمل کی۔ آج کل یہ مسجد آپ کے چھوٹے صاحبزادے علامہ غلام جیلانی کے نام سے "مسجد علامہ صاحب" کے نام سے معروف ہے۔

شادی و اولاد

قاضی غلام نبی نے دو شادیاں کیں۔ آپ کی پہلی شادی چکوال کی قاضی برادری میں ہوئی۔ اس سے آپ کے ہاں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں

---

[1] برگ ہائے گل ذکر اکابرین چکوال ص ۸۰

ہوئیں: (۱) غلام جیلانی (۲) غلام فاطمہ (۳) غلام عائشہ

غلام جیلانی صاحب

آپ قاضی غلام نبی صاحب کی پہلی اولاد نرینہ تھے۔ آپ زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہے اور نوجوانی میں ہی اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔

غلام فاطمہ صاحبہ

یہ قاضی غلام نبی کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد گرامی نے خود فرمائی آپ بچپن سے ہی نیک اور دین دار خاتون تھیں آپ کی شادی اوڈھروال کے مشہور خاندان کی ایک نامور شخصیت حضرت مولانا استاذ برہان الدین صاحب کے صاحبزادے حضرت مولانا صابر الدین سے ہوئی۔ دونوں باپ بیٹا وقت کے جید عالم دین تھے۔ مولانا صابر دین صاحب نے اپنے والد مولانا برہان الدین صاحب اور قاضی غلام محمد صاحب چکوال سے درسی کتب کی تعلیم مکمل کر کے گنگوہ کا سفر کیا اور فنِ حدیث محدث حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے حاصل کیا۔ پھر اپنے علاقہ میں لوٹ آئے اور یہاں پڑھانے اور فائدے پہنچانے میں لگ گئے۔

غلام فاطمہ صاحبہ اور استاد صابر دین صاحب کو اللہ نے دو بیٹیوں

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

سے نوازا جن کے اسمائے گرامی حافظ محمد معصوم اور حافظ عبداللطیف رکھے گئے۔

استاد الحفاظ حافظ محمد معصوم صاحب

غلام فاطمہ صاحبہ اور استاد صابر دین صاحب کے بڑے صاحبزادے محمد معصوم صاحب نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور اجل حافظ قرآن بنے۔ والد گرامی استاد صابر دین صاحب اور دادا استاد برہان الدین صاحب کی وفات ۱۹۱۸ء کے بعد ان کی قائم کردہ درس گاہ اوڈھروال میں درسِ قرآن کی ذمہ داری سنبھالی اور ۱۹۵۵ء تک تادم مرگ تدریس قرآن کا سلسلہ ۳۷ سال تک جاری رکھا اور ہزاروں طلبہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی۔[1]

استاد حافظ عبداللطیف صاحب

آپ غلام فاطمہ صاحبہ اور استاد صابر دین صاحب کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ نے بھی ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ مزید تعلیم اپنے نانا قاضی غلام نبی صاحب کے قائم کردہ مدرسہ اشاعت العلوم سے حاصل کی اور فاضلِ عربی اور فاضلِ فارسی کے امتحانات پاس کیے اور اسلامیہ ہائی سکول اور گورنمنٹ ہائی سکول

---

[1] برگ ہائے گل ص ۸۳۔

چکوال میں بطور معلم فرائض بھی سر انجام دیے۔ بڑے بھائی استاد محمد معصوم صاحب کی وفات کے بعد آپ اوڈھروال میں مسند تدریس پر فائز ہوئے آپ نے اپنے دادا استاذ برہان الدین صاحب اور برادر اکبر استاد محمد معصوم صاحب کی روایات قائم رکھیں اور وفات تک تدریس قرآن کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔[1]

استاذ برہان الدین اور صابر دین صاحب اور استاد معصوم کے مزار کے ساتھ آپ کی قبر مبارک ہے۔ اور اوڈھروال کے برلب سڑک قدیمی قبرستان میں آپ کا مزار ہے آپ کے ایک فرزند حافظ محمد رفیع صاحب اُن کے بعد درس چلا رہے ہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

غلام عائشہ صاحبہ

آپ قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ آپ کی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ آپ نے بھی تمام مروّجہ علوم حاصل کیے۔ آپ کی شادی اپنے تایازاد قاضی غلام ربانی صاحب سے ہوئی۔

قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی سے اولاد

قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی بھی اوڈھروال میں استاذ

---

1 برگ ہائے گل ص ۸۵۔

برہان الدین صاحب کی دختر نیک اختر محترمہ فاطمہ بی بی سے ہوئی۔ اور اس نیک خاتون سے آپ کے پانچ فرزند (۱) قاضی غلام محی الدین (۲) قاضی غلام مہدی (۳) قاضی غلام احمد ایڈوکیٹ (۴) قاضی غلام جیلانی (۵) قاضی غلام محمد پیدا ہوئے اور ایک دختر منور بیگم ہوئی۔

غلام محی الدین صاحب

آپ قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی سے پہلے اور مجموعی طور پر دوسرے صاحبزادے تھے آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے بھی تدریس کے شعبے کو اختیار کرتے ہوئے موضع اوڈھروال میں سکول قائم کیا۔ اوڈھروال میں ہی آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے۔ آپ کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ جوانی ہی میں وفات پا گئے۔ [1]

منور بیگم صاحبہ

قاضی غلام نبی صاحب کی تیسری صاحبزادی منور بیگم تھیں۔ آپ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی استاذ برہان الدین صاحب کے پوتے استاذ حافظ محمد مخدوم صاحب سے ہوئی۔ آپ نے بچیوں کا سکول بنایا اور بے شمار خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔

---

[1] برگ ہائے گل ص ۸۶۔

استاذ محمد مخدوم صاحب استاذ صابر دین صاحب کے بھتیجے اور استاذ احمد دین صاحب کے فرزند تھے۔

استاذ الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحب

استاذ محمد مخدوم صاحب کا تذکرہ راقم الحروف نے اپنے اساتذہ کے تذکرہ میں بھی کیا ہے۔ بندہ نے حفظ قرآن کی سعادت آپ سے ہی حاصل کی تھی۔

استاذ محمد مخدوم صاحب اوڈھرال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد استاذ احمد دین صاحب اور دادا استاذ برہان الدین صاحب سے حاصل کی۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور اجل حافظ بنے بندہ نے خود دیکھا کہ قرآن مجید کی منزل دو دو تین تین طلبہ بیک وقت بھی بعض اوقات سناتے تھے اور آپ سب کی منزل زبانی سُنتے اور جوں ہی کسی کی غلطی آتی فوراً بتا دیتے۔ طلبہ میں یہ مشہور تھا کہ آپ کو حفظ قرآن میں اس قدر رسوخ ہے کہ دوران منزل شاید ہی کوئی غلطی آئے۔ استاذ احمد دین صاحب کی وفات کے بعد کھوکھر زیر کا درس قرآن آپ نے چلایا اور بے شمار حفاظ تیار کیے۔

۱۹۴۶ء میں آپ کھوکھر زیر سے چکوال چلے آئے۔ چکوال آنے کے بعد آپ نے درس کی ابتداء "جامع مسجد علامہ صاحب" والی سے کی۔ کچھ

عرصہ مسجد مہاجرین میں بھی درس قرآن پڑھا جس کا نیا نام مدنی جامع مسجد ہے۔

بعد میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضلِ دیوبند نے دسمبر ۱۹۵۸ء میں مدنی مسجد نام رکھا۔ موجودہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں بھی اپنی رہائش گاہ میں درس جاری رکھا۔ جب سکول پرانی سبزی منڈی میں منتقل ہوا تو درس وہاں منتقل کر دیا۔ راقم الحروف نے اسی جگہ آپ سے تعلیم قرآن شروع کی۔ پھر آپ نے مسجد حنیف اور ہجویری مسجد میں بھی درسِ قرآن جاری رکھا۔

وفات اور مزار

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

استاذ محمد مخدوم ۱۹۸۷ء میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ چکوال کے مشہور قبرستان محلہ سرگوجرہ میں آسودہ خاک ہیں۔ آپ راقم الحروف عبدالوحید حنفی کے والد صوفی عبدالرشید صاحب کے ماموں تھے۔

پروفیسر حافظ عبدالرزق صاحب

آپ استاد الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے حفظ قرآن اور ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد گرامی استاذ احمد دین صاحب سے حاصل کی۔

استاذ حافظ عبدالرزاق صاحب اپنی سوانح حیات کتاب آئینہ ایام میں لکھتے ہیں کہ: میرے والد حافظ قرآن ہونے کے علاوہ مستند عالم بھی تھے انہوں نے دہلی میں مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی سے دورہ حدیث کیا تھا۔

حافظ عبدالرزاق صاحب شعبہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال اور جہلم میں بھی پروفیسر رہے۔

سلسلہ سلوک وطریقت

آپ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ میں حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب سے بیعت ہوئے اور کئی کتابوں کے مصنف ہوئے۔ اور سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ میں آپ مولانا اللہ یار خان صاحب کے مجاز تھے۔

آپ نے ۴ مئی ۲۰۰۸ء مطابق ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۲۹ھ بروز اتوار رات سوا دس بجے وفات پائی۔ چکوال کے مشہور قبرستان سرگوجرہ میں آپ کا مزار ہے۔ نماز جنازہ آپ کے بیٹے حافظ عبدالشکور صاحب نے پڑھائی۔

شادی اور اولاد

آپ کی شادی اوڈھروال میں استاذ صابر دین صاحب کی دختر حفصہ

سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں (۱) حافظ محمد شریف (۲) حافظ عبدالشکور (۳) حافظ عبدالقیوم (۴) سعید اختر صاحب ہیں۔

حافظ محمد شریف صاحب نے ایم اے انگلش کیا اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چکوال میں آپ پرنسپل رہے۔

حافظ عبدالشکور صاحب نے ایم اے اسلامیات کیا اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چکوال میں پروفیسر رہے۔

حافظ عبدالقیوم صاحب نے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد وکالت شروع کی۔

سعید اختر صاحب تجارت کے پیشہ سے وابستہ ہیں۔ احمد عمر بیٹے کا نام ہے۔

قاضی غلام نبی صاحب کی وفات

قاضی غلام نبی صاحب نے ۱۹۲۹ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ اپنی تعمیر کردہ مسجد ''مسجد علامہ صاحب'' کے مشرقی کونے میں اپنے برادر اکبر مولانا غلام محمد چکوال کی پائنتی دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔[1]

---

[1] برگ ہائے گل ص ۱۰۰۔

قاضی غلام مہدی صاحب

قاضی غلام نبی صاحب کے ۵ فرزندوں میں سے دوسرے تھے۔
۱۸۹۷ء میں قاضی غلام مہدی صاحب چکوال میں پیدا ہوئے۔

تعلیم

قاضی غلام مہدی صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قاضی غلام نبی صاحب سے حاصل کی۔ پھر عصری تعلیم ایف اے کا امتحان پاس کر کے جے ایس وی کا امتحان پاس کر کے گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں بطور انگلش ٹیچر تدریس شروع کی۔

اس سے پہلے آپ نے اوڈھروال میں اپنے بڑے بھائی غلام محی الدین صاحب کے ہمراہ ایک سکول کی بنیاد رکھی۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں پڑھاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ انجمن اسلامیہ چکوال کے رکن اور بطور ڈپٹی ناظم بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۲۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کی ابتداء، موجودہ پوسٹ گریجویٹ کالج پنڈی روڈ والی بلڈنگ میں ہوئی۔

قاضی غلام مہدی صاحب نے بھی اسی سال ۱۹۲۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے اپنی سروس کا آغاز کیا۔

مرکزی امدادیہ مسجد کی بنیاد

قاضی غلام مہدی نے گورنمنٹ ہائی سکول کی سروس کے دوران بورڈنگ انچارج بھی تھے آپ نے طلبہ کے لیے مسجد بنانے کا عزم کیا اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ ہائی سکول کی جانب مشرق برلب سڑک عین سکول گیٹ کے سامنے دو کنال کا رقبہ خان سرفراز خان صاحب سے حاصل کر کے مسجد کی بنیاد رکھی۔ چناں چہ یہ مسجد جو آج امدادیہ جامع مسجد سے مشہور ہے۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۵ء کے درمیان مکمل ہو گئی۔

قاضی غلام مہدی صاحب کا پنڈ داد نخان تبادلہ

جب مسجد تیار ہو گئی تو اچانک آپ کا تبادلہ ۱۹۳۶ء میں پنڈ داد نخان کر دیا گیا۔ احباب نے اس دور کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے ملاقات کر کے تبادلہ رکوانے کی کوشش کی کہ قاضی صاحب سروس کے ساتھ ساتھ مسجد میں بھی خدمت انجام دے رہے ہیں ان کا یہاں رہنا مفید ہے۔ لیکن اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے فرمایا: کہ پنڈ داد نخان میں بھی مسجد کی ضرورت ہے۔ قاضی صاحب وہاں بھی خدمت انجام دیں گے۔

چناں چہ قاضی غلام مہدی صاحب نے راقم الحروف (عبد الوحید الحنفی) کے والد گرامی صوفی عبد الرشید صاحب کو جو پہلے بھی مسجد کے انتظام میں آپ کے معاون تھے مرکزی امدادیہ مسجد کا متولی مقرر کر

دیا۔ جو کہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۶۵ء تک مرکزی جامع مسجد امدادیہ کے متولی رہے مرکزی امدادیہ مسجد میں صوفی عبدالرشید صاحبؒ نے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کی مشارت سے درس شروع کیا۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک حضرت مولانا غلام حبیب صاحبؒ نقشبندی اس مسجد میں درس و تدریس اور خطابت کرتے رہے۔ پھر وہ دارالعلوم حنفیہ بھون چوک میں منتقل ہو گئے۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو صوفی عبدالرشید صاحبؒ نے جو کہ اس مسجد کے متولی تھے۔ شہری احباب حاجی احمد حسین صاحبؒ، شیخ عبدالصمد صاحبؒ عبدالحفیظ صاحبؒ سے مشاورت کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ ابنِ مولانا کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں کو مرکزی امدادیہ مسجد میں مدرسہ قائم کرنے کی دعوت دی جو آپ نے منظور کرلی۔ اس طرح ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو امدادیہ جامع مسجد میں جامعہ عربیہ اظہار الاسلام قائم ہوا۔ اس مدرسہ کے شروع کرنے کے موقع پر صوفی عبدالرشید صاحبؒ نے قاضی غلام مہدی صاحب سے بھی مشارت کی آپ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ آپ مدرسہ بنائیں مجھے خوشی ہے۔ ماشاء اللہ اس مدرسہ کا فیض پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ جس کا ثواب قاضی غلام مہدی صاحبؒ کی روح کو بھی برابر پہنچ رہا ہے۔ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کا تقویٰ بھی ایک

مثال ہے۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء سے ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء تک آپ نے ۴۹ سال میں مدرسہ مسجد کی تدریس و خطابت پر تنخواہ تک بھی نہیں لی۔ اب اس مرکزی امدادیہ مسجد کے متولی حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب ساکن تاجک ضلع اٹک ہیں۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے وفات سے پہلے ان کو اس مسجد کا متولی اور منتظم اور جامعہ عربیہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد کا مہتمم بنایا۔ آپ بھی خلوص سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔

قاضی غلام مہدی صاحب کی تدریسی خدمات

قاضی غلام مہدی صاحبؒ نے
۱۹۲۵ سے ۱۹۳۵ تک گورنمنٹ ہائی سکول چکوال،
۱۹۳۶ سے ۱۹۴۰ تک گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ داد نخان،
۱۹۴۰ سے ۱۹۴۴ تک گورنمنٹ ہائی سکول بھکر،
۱۹۴۵ سے ۱۹۴۶ تک گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ اور
۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۲ تک گورنمنٹ ہائی سکول چکوال
میں تدریس کی۔ آپ اپنے دور کے ایک ماہر "انگلش ٹیچر" تھے قاضی غلام مہدی صاحبؒ نے ہزاروں طلبہ کو انگریزی زبان پڑھائی اور انگلش کے ساتھ ساتھ دینی تربیت بھی طلبہ کی کرتے ہوئے ان کو نیک

اور صالح مسلمان بنانے کی تربیت کی۔ آپ انتہائی شفیق اور مہربان استاد تھے۔ قاضی صاحب کو انگریزی زبان پر مکمل عبور تھا آپ بڑی روانی سے انگریزی لکھتے اور بولتے تھے۔ آپ نے اپنی ستائیس سالہ گورنمنٹ ہائی سکول کی تدریس کے دوران بے شمار طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔

اسلامیہ ہائی سکول کے لیے خدمات

آپ گورنمنٹ سروس سے ۱۹۵۲ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے آبائی ادارے اسلامیہ سکول چکوال کے انتظام و انصرام میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کیا۔ آپ نے مہتمم اور پھر ناظم ہونے کے علاوہ ایک عام خادم کی طرح تادم آخر یعنی یکم جنوری ۱۹۷۴ء تک سکول کی خدمت کی۔

شادی و اولاد

۱۹۲۲ء میں اوڈھروال کے معزز اور دینی خاندان میں آپ کی پہلی شادی استاذ احمد دین صاحب کی دختر سے ہوئی۔ اولاد میں قاضی منظور الحق صاحب پیدا ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد آپ کی زوجہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ دوسری شادی موضع رتہ ۱۹۳۴ء میں قاری دین محمد صاحب کی دختر سے عقد ثانی ہوا۔ جن سے دو بیٹے ظہور الحق اور مظہر الحق

ہوئے۔

سفر حرمین شریفین

آپ جنوری ۱۹۷۲ء میں بذریعہ بحری جہاز مع زوجہ محترمہ حج پر تشریف لے گئے اور اس دینی سفر کے تمام ارکان نہایت احتیاط اور محبت ورقت کے ساتھ انجام دیے۔

سفر آخرت

یکم جنوری ۱۹۷۴ء کو آپ نے سفر آخرت اختیار کیا اور اس زندگی کی منزل میں داخل ہو گئے جس کو سنوارنے کے لیے آپ نے اس دنیا کے آرام وسکون کو قربان کیے رکھا۔[1]

یکم جنوری ۱۹۷۴ء کو نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد بغیر کسی بیماری یا ظاہری تکلیف کے دنیا سے منہ موڑ لیا اور جنت کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور تین لڑکے سوگوار چھوڑے۔

قاضی منظور الحق صاحب

آپ کے بڑے فرزند تھے جو اجل حافظ قرآن تھے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں انگلش ٹیچر بھی رہے راقم الحروف (عبدالوحید حنفی)

---

[1] برگ ہائے گل ص ۱۹۶

خادم اہل السنت عبدالوحید الحنفی

نے آپ سے ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے جماعت نہم کی تعلیم حاصل کی۔ بطور ہیڈماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ادھوال ضلع راولپنڈی ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے تین لڑکے قاضی اکرام الحق، قاضی ناصرالدین، قاضی احسان الحق ہوئے۔

قاضی ظہورالحق صاحب

قاضی غلام مہدی صاحب کے دوسرے فرزند قاضی ظہور الحق صاحب ہیں جو ملٹری اکاؤنٹ میں سروس کرتے رہے۔ اب شعبہ تجارت سے منسلک ہیں۔

قاضی مظہر الحق

قاضی غلام مہدی صاحب کے تیسرے صاحبزادہ قاضی مظہر الحق صاحب گورنمنٹ ہائی سکول میں تدریس کرتے رہے۔ بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کریالہ ریٹائرڈ ہوئے۔

قاضی غلام احمد صاحب ایڈوکیٹ

قاضی غلام نبی صاحب کے تیسرے فرزند قاضی غلام احمد صاحب ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی دوسری شادی سے تیسری اولاد نرینہ اور سب بھائیوں میں چھٹے نمبر پر تھے۔

قاضی غلام احمد صاحب نے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات

پرائیویٹ پاس کر کے بی اے کی تعلیم کے لیے گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۲۳ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے چکوال کے سب سے پہلے مسلمان وکیل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

اور چکوال میں وکالت شروع کی۔ آپ انجمن اسلامیہ کے بانی ارکان میں شامل تھے۔

مسلم لیگ میں شمولیت

قاضی غلام احمد صاحب اپنے تعلیمی دور میں جب وہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور میں پڑھتے تھے تب ہی سے مسلم لیگ سے منسلک ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کا شمار مسلم لیگ کے اہم اراکین میں ہوتا تھا۔ کیوں کہ ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاکستان کے تاریخی جلسہ منعقدہ منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) لاہور میں قاضی غلام احمد صاحب بھی سٹیج پر دوسرے قائدین کے ساتھ رونق افروز تھے۔[1]

میونسپل کمیٹی چکول کے ایگزیکٹو آفیسر بھی رہے۔ آپ اپنی وارڈ سے کونسلر منتخب ہوئے۔ دو مرتبہ بلدیہ کے نائب صدر اور بعد میں وائس چیئرمین بنے۔

---

[1] برگ ہائے گل ص ۱۶۶۔

۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۷ء تک میونسپل کمشنر یا کونسلر رہے اسی مدت میں آپ بلدیہ کے نائب صدر اور وائس چیئرمین بھی رہے۔

۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۲ء تک ایگزیکٹو آفیسر بلدیہ چکوال رہے۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۲ سے ۱۹۵۷ تک بطور پریذیڈنٹ یا چیئرمین بلدیہ رہے۔

گورنمنٹ کالج کے قیام کے لیے کوششیں

تقسیم ہند کے بعد چکوال میں سب سے پہلا کالج ۱۹۴۹ء میں قائم ہوا ۱۹۴۸ میں چوہدری فضل الٰہی جو پنجاب کے وزیر خزانہ اور مسلم لیگ پنجاب کے صدر بھی تھے چکوال تشریف لائے۔ قاضی غلام احمد صاحبؒ نے ان سے کالج کے قیام کے لیے پرزور طریقے سے مطالبہ کیا۔ انہوں نے قاضی صاحب کے اس مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے جلسہ عام میں کالج کے قیام کا اعلان کیا۔

شادی و اولاد

قاضی غلام احمد صاحب کی شادی اوڈھروال کے قاضی خاندان میں ہوئی استاذ حافظ عبدالقدیر صاحبؒ کی ہمشیرہ استاذ احمد دین صاحبؒ کی دختر جنت خاتون کی بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیوں اور پانچ بیٹوں سے نوازا جن میں سے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں

عالم طفولیت میں انتقال کر گئے۔

باقی اولاد میں

(۱) قاضی مقصود احمد صاحبؒ سابق ڈی ای او محکمہ تعلیم
(۲) ممتاز بیگم زوجہ حافظ غلام محمد ابنِ حافظ غلام جیلانی صاحبؒ
(۳) حافظ قاضی ظہور احمد صاحب (مقصود اینڈ کمپنی چکوال)
(۴) قاضی اشتیاق احمد صاحب سابق ناظم اعلی محکمہ جنگلات پنجاب
(۵) قاضی آفتاب احمد صاحب (مقبول کتب خانہ بھون روڈ چکوال)

وفات و مزار

قاضی غلام احمد صاحبؒ ۲۱ جنوری ۱۹۸۲ء کو واصل باللہ ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ استاد الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے پڑھائی اور بارش کی وجہ سے نماز جنازہ مدرسہ اشاعت العلوم کے بڑے ہال اسلامیہ ہائی سکول چکوال میں ادا کی گئی۔

راقم الحروف (عبد الوحید حنفی) کو بھی جنازہ میں شرکت کی سعادت ملی۔ آپ کا مرقدِ مبارک محلہ غربی کے قبرستان میں اپنے دونوں بھائیوں قاضی غلام مہدی صاحب اور علامہ غلام جیلانی صاحب کے درمیان ہے جہاں آپ آسودۂ خاک ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خادم اہلسنت عبد الوحید حنفی

علامہ قاضی غلام جیلانیؒ

آپ قاضی غلام نبی صاحبؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ علم و فضل زُہد و تقویٰ، بے شمار صفات اور بلند پایہ صلاحیتوں کی بدولت آپ اپنے سب بھائیوں میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹۰۶ء میں چکوال ہوئی۔ اور وفات ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہوئی۔

تعلیم

قاضی غلام جیلانی صاحبؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ پھر والدین سے اجازت لے کر عازم لاہور ہوئے۔ آپ نے اورنٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ آپ نے تین سالہ کورس فاضلِ عربی اور فاضل فارسی ایک ایک سال میں مکمل کر کے امتحانات میں نمایاں حیثیت حاصل اور گولڈ میڈل کے حق دار قرار پائے۔ آپ کے اساتذہ نے آپ کی بے مثال علمی استعداد اور قابلیت پر آپ کو "علامہؒ" کے خطاب سے نوازا۔ اور نٹیل کالج سے فراغت کے بعد لاہور ہی میں سنٹرل ٹریننگ کالج میں او ٹی (OT) کلاس میں داخلہ لے لیا تا کہ ٹرینڈ ہو کر گورنمنٹ سکول میں بطور ٹرینڈ ٹیچر سروس اختیار کر سکیں۔

تدریسی خدمات

آپ ۱۹۲۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں بطور عربی مدرس

تعینات ہوئے۔ دوران سروس آپ چکوال کے علاوہ پنڈی گھیب، بھکر، خوشاب، فتح جنگ، مری اور حضرو کے گورنمنٹ ہائی سکول میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

تبلیغی خدمات

سروس کے دوران آپ کا جہاں جہاں تبادلہ ہوتا وہاں سکول میں تدریس کے ساتھ ساتھ درسِ قرآن کا اجراء بھی کرتے اور اس سلسلہ میں مساجد میں آپ درسِ قرآن کا اجرأ بھی کرتے اور اس سلسلہ میں مساجد میں آپ کے درس قرآن رکھے جاتے جہاں سے عوام الناس فیض پاتے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال میں تدریسی خدمات

دوران سروس آخری تبادلہ آپ کا ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں ہوا۔ اور پھر وفات تک اسی سکول میں تدریس کرتے رہے۔

چکوال میں درس قرآن کا اجراء

غربی قبرستان کے شرقی کنارہ پر برلب سڑک اپنا مکان اور ساتھ مسجد تعمیر کرائی۔ مسجد اور مکان کی تعمیر سے فراغت کے بعد آپ نے اپنی مسجد میں درس قرآن مجید کا باقاعدہ اجراء کیا۔ اور مدرسہ قائم کیا جس سے چکوال کے علاوہ علاقہ کے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

مدرسہ میں جزوقتی طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جزوقتی طلبہ میں اہل محلہ یا چکوال شہر کے طلبہ شامل تھے۔ اور کل وقتی طلبہ وہ تھے جو مسجد سے ملحق درس گاہ یا حجرہ میں قیام پذیر رہتے۔ اور آپ درس قرآن بھی دیتے جس سے طلبہ و عوام الناس مستفید ہوتے۔

مولانا قاضی مظہر حسین بن مولانا کرم الدین صاحبؒ کی روایت

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ چکوال سے اوڈھروال جاتے ہوئے گورنمنٹ ہائی سکول چکوال کے دروازہ کے سامنے سے گزرے تو علامہ غلام جیلانی صاحب کی ان پر نگاہ پڑ گئی اور قریب بلایا۔ اور دوران گفتگو انہوں نے پوچھا کہ آپ کیا درسِ قرآن بھی دیتے ہیں؟ علامہ صاحب نے بتایا کہ ان دنوں وہ درس نہیں دے رہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ درس شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ بہت اچھا۔ چند دن کے بعد جب وہ دوبارہ سکول کے سامنے سے گزر رہے تھے تو علامہ غلام جیلانی صاحب نے اشارہ سے قریب بلایا اور بتایا کہ انہوں نے درسِ قرآن دینا شروع کر دیا ہے۔

اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ وہ مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تفسیر بیان القرآن کا مطالعہ کرکے درس قرآن دیتے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ایک وقت کسی نے مجھے تفسیر بیان القرآن دینی چاہی تو بندہ نے وہ نہ لی

لیکن ایک دن حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے سامنے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا تذکرہ ہوا تو حضرت گولڑوی نے مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تعریف کی۔ اس پر میرے بھی حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے بارے جو شکوک تھے دور ہو گئے۔ چناں چہ اب میں مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تفسیر بیان القرآن پڑھ کر درسِ قرآن دیتا ہوں۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد آپ قرآن مجید کی چند آیات کا ترجمہ اور تشریح بیان فرماتے۔ با قاعدہ صرف نحو کے قواعد کے مطابق درس دیتے۔ بہر حال تفسیر قرآن سے سینکڑوں لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے پوتے خلیق احمد قاضی لکھتے ہیں:

آپ کے ہم عصر تمام مکاتب فکر کے علماء آپ کے تبحر علمی کے معترف تھے یہی وجہ ہے کہ چکوال کے دو مشہور دیو بندی عالم دین قاضی مظہر حسین صاحبؒ اور مولانا علامہ غلام حبیب نقشبندی صاحبؒ بھی آپ کی عقیدت کا دم بھرتے تھے۔

ایک روایت کے مطابق ہر دو اصحاب نے چکوال آ کر سب سے پہلے آپ سے تائید اور اجازت حاصل کی اور پھر اپنا درس قائم کیا ایک روایت کے مطابق قاضی مظہر حسین صاحبؒ آپ کی دعا اور سفارش سے مقدمہ قتل سے بری ہوئے۔

آپ ہی نے اپنے دیرینہ عقیدت مند کرنل ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب

کے ذریعے سے ان کی سفارش کروائی۔

جیل سے رہائی ملتے ہی قاضی مظہر حسین صاحبؒ سب سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔[1]

شادی و اولاد

آپ کی شادی اوڈھروال کے قطب شاہی اعوان خاندان میں ہوئی۔ ضیاء الدین صاحب کی ہمشیرہ سے آپ کا نکاح ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔ ایک بیٹا عالم طفولیت میں انتقال کر گیا۔ بیٹوں میں (۱) حافظ غلام محمد (۲) حافظ مشتاق احمد ایڈوکیٹ (۳) حافظ صدیق احمد (۴) حافظ بشیر احمد ہیں۔

عبدالوحید

وصال اور مزار

آپ کا وصال ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہوا۔ جنازہ چکوال میں استاذ الحفاظ خواجہ حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے پڑھایا تدفین غربی قبرستان میں جانب غرب ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ راقم الحروف کو بھی جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆☆☆☆

[1] برگ ہائے گل (ذکر اکابرین چکوال) ص ۳۱۷۔ مؤلفہ خلیق احمد قاضی

باب 3

حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم بن حافظ فتح نور ڈھاب کلاں

قاضی عبدالحلیم صاحبؒ خاندانی روایات کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۴۰ھ مطابق ۱۷۲۷ء موضع نکہ کھوٹ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال کے اعوان خاندان کی شاخ کھوٹ قریش خانوادے حافظ فتح نور بن نظام الملک رہیں نکہ کھوٹ کے علمی وروحانی گھر میں ہوئی۔[1]

اولاد واجداد

حضرت قاضی عبدالحلیم صاحبؒ نے اپنی زندگی میں یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں۔ آپ کی پہلی شادی موضع پادشہان کے ایک معزز دینی گھرانے سے ہوئی۔ آپ کے سسر اس وقت مغلیہ دور میں حکومت کی جانب سے علاقہ کے قاضی تھے انہیں قاضی صاحب نے پادشہان میں درس وتدریس کا وسیع سلسلہ شروع کرر کھا تھا۔

روایت کے مطابق قاضی عبدالحلیم صاحبؒ نے اسی ورسِ پادشہان میں بھی کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے۔ جب تعلیم مکمل کر کے واپس آئے تو والد صاحب نے پادشہان ہی میں قاضی صاحبؒ کے ہاں پہلا نکاح ہوا۔

شادی کے کچھ عرصہ بعد بادشاہ عالمگیر ثانی دہلی کے حکم سے آپ کو

---

1 سوانح حیات مولانا عبدالحلیم قاضی مولفہ سعید انظفر کھوٹ ص ۳۴

علاقہ کا قاضی مقرر کر دیا۔ یوں پادشہان سے قضاۃ منتقل ہو کر ڈھاب کلاں آگئی۔[1]

حضرت قاضی عبدالحلیم صاحبؒ کی پہلی اولاد ان کے فرزند قاضی احمد نور ہیں۔ اور بعد ازاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں جو کہ موضع اوڈھروال اور بھیں میں بیاہی گئی تھیں اور اوڈھروال والی بیٹی کی نرینہ اولاد میں قاضی محمد شاہ المعروف احمد شاہ ہوئے قاضی محمد شاہ مرحوم و مغفور سے ان کے دو بیٹے ہوئے محمد مسعود منہاس اور محمد ایوب منہاس۔ ان میں سے محمد ایوب منہاس وفات پا چکے ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائیں آمین۔ بھیں والی صاحبزادی کی نرینہ اولاد میں سے قاضی محمد منور مرحوم تھے جن کی واحد صاحبزادی تھی جو کہ قاضی فخرالحسن صاحبؒ کی زوجہ تھی۔ ان کی اولاد سے نواسے ڈاکٹر کرنل مسعودالحسن۔ پروفیسر قمرالحسن۔ ڈاکٹر زاہدالحسن اور طارق الحسن صاحب بقید حیات ہیں۔

دوسرا نکاح

قاضی عبدالحلیم صاحبؒ کا دوسرا نکاح آپ کی مرحومہ بیوی کی چھوٹی ہمشیرہ کے ساتھ ہوا۔ ان سے آپ کی اولاد میں قاضی مسرور نور صاحب تھے ان کی دو بیٹیاں ہوئیں۔

---

[1] ایضاً سوانح حیات مولانا عبدالحلیم قاضی مولفہ سعید انظفر کھوٹ ص ۵۷

حافظ عبدالوحید الحنفی

بعد ازاں یہ چکوال شہر میں اور موضع پھلڑے سیداں میں بیاہی گئی تھی۔ چکوال والی صاحبزادی کی نرینہ اولاد میں سے حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب دندان ساز خطیب جامع مسجد حجاناں[1] اور قاضی عبدالسلام صاحب، قاضی عبدالوهاب صاحب بقید حیات ہیں جبکہ ان کے دو بھائی قاضی عبدالرب اور قاضی عبدالرؤف صاحب دندان ساز اس جہان فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

پھلڑے سیداں والی صاحبزادی کے بطن سے جو واحد اولاد نرینہ پیدا ہوئی ان کا نام نامی قاضی محمد نور العین مرحوم تھے جو کہ اپنے وقت کے جید عالم دین تھے ان کی اولاد میں ڈاکٹر قاضی محمد شبیر صاحب، قاضی محمد نذیر اور قاضی محمد بشیر صاحب تھے جو کہ اب وفات پا گئے ہیں۔

تیسرا نکاح

آپ کا تیسرا نکاح ڈھوک ڈبری سے ہوا اس زوجہ سے آپ کے تین صاحبزادے قاضی محمد نور، سید نور، فضل نور اور ایک صاحبزادی ہوئی جس کا نکاح چک بازید میں ہوا۔ جن کی اولاد میں قاضی غلام رسول صاحب ہیں۔

1 قاضی عبداللطیف صاحب کی طویل ہوئی ان کی عمر ۱۰۰ سال ہو چکی ہے۔ اور الحمد للہ تادم تحریر وہ بقید حیات ہیں اور چلتے پھرتے ہیں۔

شجرہ نسب قاضی عبدالحلیم صاحب بن فتح نور ڈھاب کلاں

(۱) حضرت علی المرتضیٰ
(۲) حضرت عباس
(۳) عبید اللہ
(۴) حسن
(۵) حمزہ
(۶) جعفر
(۷) علی
(۸) قاسم
(۹) طیار
(۱۰) حمزہ
(۱۱) غلام شاہ
(۱۲) احمد شاہ
(۱۳) سکندر شاہ
(۱۴) فتح شاہ
(۱۵) انور شاہ
(۱۶) نور شاہ
(۱۷) نواب شاہ
(۱۸) کہوٹ
(۱۹) شاہ زمان
(۲۰) شاہ نگاہ
(۲۱) محمد طاہر
(۲۲) مبارک علی
(۲۳) محمد طٰہٰ
(۲۴) کمال علی
(۲۵) قطب علی
(۲۶) زمان علی
(۲۷) محمد یعقوب
(۲۸) بشیر زمان
(۲۹) کمال دین
(۳۰) سگھر خان
(۳۱) بوسال خان
(۳۲) غلام محمد
(۳۳) محمد صالح
(۳۴) محمد مبارک
(۳۵) عبدالباسط
(۳۶) عبدالمالک

شجرہ نسب قاضی عبدالحلیم صاحب بن فتح نور ڈھاب کلاں

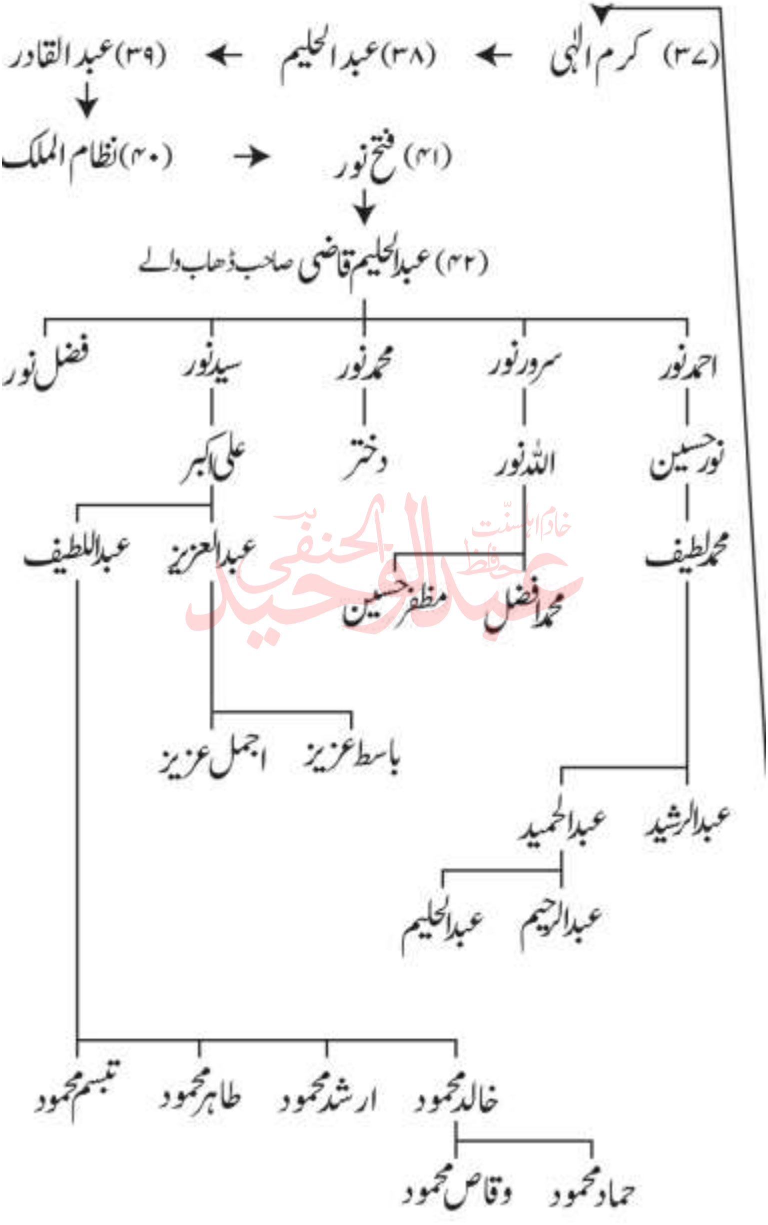

عبدالوحید الحنفی خادم اہل سنّت حافظ

حافظ فتح نور ڈھاب کلاں عمر ۱۵۲ سال پائی

قاضی عبدالحلیم صاحب ڈھاب کلاں کے والد حافظ فتح نور صاحب کا خاندان سینکڑوں سال پہلے عراق ایران سے ہجرت کر کے ہندوستان آیا۔ بعد ازاں شہنشاہ ظہیر الدین بابر کے ابتدائی عہد ۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۰ء میں پنجاب کے مختلف مقامات پر پڑاؤ کرتا ہوا آپ کا خاندان موضع نکہ کہوٹ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں مستقل طور پر آباد ہو گیا۔ قاضی عبدالحلیم کے دادا انظام الملک اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ جن کی اراضی سینکڑوں بیگھوں پر مشتمل تھی۔

(۲) قاضی عبدالحلیم صاحب کے والد حافظ فتح نور صاحب کا شمار جید حفاظ کرام میں ہوتا تھا۔

حافظ فتح نور صاحب کی چکوال میں آمد

حافظ فتح نور صاحب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد میں نکہ کہوٹ سے ترک سکونت کر کے چکوال شہر آ گئے۔ اس وقت چکوال شہر ایک چھوٹا قصبہ تھا۔ یہاں تحصیل محلہ میں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی اور مسجد کے ارد گرد اپنے خاندان کے گھر آباد کیے۔ اس مسجد کو پہلے تحصیل والی مسجد کہا جاتا تھا آج کل اس کا نام ہجویری مسجد ہے۔

حافظ فتح نور صاحب کی ڈھاب کلاں میں سکونت

حافظ فتح نور صاحب کے قیام چکوال کے دوران ڈھاب کلاں کے لوگوں سے مراسم پیدا ہو گئے اور یوں ڈھاب کلاں میں آمد و رفت شروع ہو گئی۔

اس وقت بابا عبد الشکور صاحب اوڈھر وال والوں کے والد گرامی بابا مخدومؒ ڈھاب کلاں میں رونق افروز تھے اور اپنے فیض باطنی سے لوگوں کو مستفید کر رہے تھے۔ بابا مخدومؒ نے حافظ فتح نور صاحب کو ڈھاب کلاں میں مستقل سکونت اختیار کرنے کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کر لیا۔ اور وہاں چکوال سے ترک سکونت کر کے ڈھاب کلاں میں منتقل ہو گئے بعد ازاں حضرت بابا مخدوم ڈھاب سے واپس اوڈھر وال گاؤں چلے گئے اور اپنی جگہ حافظ فتح نور صاحب کو اہل دیہہ پر اپنا قائم مقام بنا کر اور مسجد کی متولیت و امامت و خطابت بھی حافظ صاحب کے سپرد کر دی۔ اور وصیت بھی کرا دی کہ چوں کہ میں نے زندگی کا بیشتر حصہ یہاں ڈھاب کلاں میں گزارا ہے اس لیے میری وفات ہو جائے تو میری میت کو یہاں ہی دفن کرنا اور ساتھ ہی قبر کی نشاندہی بھی کر دی۔ حافظ صاحب نے جواباً عرض کیا کہ بشرطِ زندگی ایسا ہی ہو گا ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆

باب 4

قاضی غلام محمد صاحب چکوالی

مولانا غلام محمد صاحب ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں مولانا غلام رسول کے گھر چکوال میں پیدا ہوئے۔ مولانا غلام رسول صاحب اپنے وقت کے جید عالم دین اور صالح بزرگ تھے۔

تعلیم

مولانا غلام محمد صاحب نے ابتدائی تعلیم والد محترم مولانا غلام رسول صاحب سے حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لیے والد محترم نے آپ کو چکوال سے جانب غرب موضع "حطار" نزد بھرپور بھیجا جہاں اس وقت استاذ العلماء حضرت مولانا برہان الدین صاحب مسند آرائے سریر و درس و تدریس میں تھے۔

جن کے ہاں ملک کے مشاہیر مشائخ حضرت مولانا شمس الدین صاحب سیالوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پیر لعل بادشاہ بھرپوری، مولانا احمد دین اور قاضی ثناء اللہ صاحب آف پنجائن شامل ہیں۔

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ

ان دنوں ہندوستان میں بڑے بڑے مدارس قائم تھے جن میں لکھنؤ میں مولانا عبد اللہ کا مدرسہ دیوبند میں مولانا قاسم نانوتوی کا قائم کردہ دار

العلوم دیوبند، سہارنپور میں مولانا احمد حسن کانپوری اور مولانا احمد علی سہارنپوری کے مدارس قابل ذکر ہیں۔

مولانا غلام محمد صاحب کی نظر انتخاب سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم پر ٹھہری۔ آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لے کر تمام درسی کتب کی تکمیل مولانا احمد حسن صاحب کانپوری سے کی۔ اور دورہ حدیث مولانا احمد علی سہارنپوری سے کیا۔ مولانا احمد حسن، حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مکی کے مرید تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے سوانح نگار مہر منیر میں لکھتے ہیں کہ میں نے کسی معمر بزرگ کو ایسی نورانی اور جاذبِ نظر شکل و شباہت کا نہیں دیکھا جیسے مولانا احمد حسن کانپوری تھے۔ شفاف گندمی رنگ، کشیدہ قامت، سفید ریش اور اعلیٰ درجے کی نظافت پسندی گفتگو کے وقت گویا منہ سے پھول جھڑتے تھے اس شان علم پر اخلاص وانکسار بے حد، آپ کے نیاز کا ذکر فرماتے ہوئے جناب بابو جی کی طبیعت پر رقت طاری ہو گئی اور فرمایا کہ:

مولانا نے مکہ معظمہ میں اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مزار پر چھ ماہ قیام کیا اور ہر روز اپنی ریش مبارک سے مزار کو صاف کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ وقت کے استاذ الکل کی اپنے شیخ کے ساتھ یہ نسبت نیاز اور عقیدت آج کل کے علماء و زعما کے لیے مقام عبرت و

نصیحت ہے۔[1]

(۲)اور نزہۃ الخواطر ج۸ میں مولانا ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

محترم فاضل، قاضی غلام محمد بن غلام رسول حنفی چکول، جہلمی چکوال کی طرف منسوب ہے جو کہ ایک دیہات ہے اور پنجاب کے ماتحت جہلم کے علاقہ میں ہے۔ ۱۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے اور چھوٹی کتابیں اپنے والد صاحب اور درمیانی کتابیں مولوی برہان الدین صاحب سے اپنے شہر میں ہی پڑھیں۔ اس کے بعد سہارنپور تشریف لے گئے اور وہاں تمام درسی کتابیں مولانا احمد حسن کانپوری سے مظاہر العلوم مدرسہ میں پڑھیں۔ حدیث کی کتابیں شیخ احمد علی بن لطف اللہ سہارنپوری محدث سے پڑھ کر اپنے وطن لوٹ آئے۔ وہیں ایک زمانہ تک لوگوں کو پڑھایا۔ پھر آپ کے شیخ احمد حسن صاحب نے اپنے پاس بلایا اور ان کے نائب کی حیثیت سے دو سال پڑھایا۔ پھر اپنے شہر لوٹ آئے۔ انگریز حکومت کی طرف سے عہدہ قضاء پر بحال ہوئے، آپ علم کے زُہد اور عمل کے قوی اخلاق کے اچھے تھے۔ آپ کی ایک کتاب فن نحو میں متن متین کی شرح ہے اور دوسری قاضی مبارک کے حاشیہ پر حاشیہ ہے۔[2]

(۲) آپ نے چکوال کی قدیمی مسجد فاروق اعظم محلہ خواجگان میں

[1] برگ ہائے گل ذکر اکابرین چکوال ص ۲۲ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔
[2] نزہۃ الخواطر ج۸ ص ۴۴۷۔ مؤلفہ مولانا عبد الحی و ابو الحسن علی نودری

تعمیر کرائی۔ اور اس میں جمعہ پڑھایا کرتے تھے دور دور سے لوگ آپ کی تقریر سننے کے لیے آیا کرتے تھے۔[1]

مولانا کرم الدین دبیر ہم عصر تھے

حضرت مولانا کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں جو کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خطیب مدنی جامع مسجد چکوال و مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے مہتمم تھے کے ہم عصر تھے۔

مولانا کرم الدین صاحب دبیر نے کسی بد عقیدہ شخص کو اس کی اسلام دشمنی پر بر سر عام جھاڑ پلائی اور اس کے دعویٰءِ کذب کو شد و مد سے جھوٹ ثابت کیا۔ مولانا دبیر نے تقریر و تحریر دونوں کو اس کے اسلام دشمن طاقتوں کو انگریز حکومت کی آشیرباد حاصل تھی۔ چناں چہ مخالف گروپ نے مولانا کرم دین دبیر کے خلاف انگریزی حکومت میں ہتک عزت کا دعویٰ کر دیا۔

عدالت کی طرف سے مولانا دبیرؒ کے خلاف سمن جاری ہو گئے اور انہیں عدالت میں حاضر ہو کر صفائی پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ مولانا کرم الدین صاحب دبیر نے مولانا غلام محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا اور آپ سے مشورہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا: میں

---

[1] برگ ہائے گل ص ۲۴

آپ کی طرف سے بطور وکیل صفائی حاضر ہو کر عدالت میں دلائل دوں گا۔

چناں چہ آپ حسب وعدہ مولانا کرم الدین دبیرؔ کے ساتھ عدالت میں پیش ہوئے اور متنازعہ لفظ کے ستر سے زائد معانی بیان کیے۔ دوران بحث آپ نے ایسے حیران کُن دلائل دیے کہ کمرہ عدالت میں موجود ہر شخص انگشت بداں رہ گیا۔

آپ کے علمی نکات کے سامنے وکیل مخالف کی ایک نہ چلی جج جو خود کوئی صاحب نظر آدمی تھا حضرت مولانا غلام محمد صاحب کے مناظرانہ استدلال سے بہت مرعوب ہوا۔ اس نے فی الفور مولانا کرم الدین دبیر کو باعزت بری کر دیا اور ان کے خلاف مخالف گروپ کا دعویٰ خارج کر دیا۔[1]

ردّ مرزائیت میں مولانا غلام محمد کا کردار

جب مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء و فضلاء نے اس فتنہِ عظیم کے خلاف بھرپور مزاحمت کی۔ علمائے حق نے تحریر و تقریر کے ذریعے قادیانی کو کذاب قرار دیا اور اس کے خلاف متحدہ صف آرا ہو گئے۔

---

[1] برگ ہائے گل (ذکر اکابرین چکوال) ص ۲۸ مؤلفہ خلیق احمد قاضی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

مولانا غلام محمد صاحب نے بھی اس فتنہ کے خلاف بھرپور کردار ادا کیا۔ مرزا قادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں برصغیر کے تمام مشاہیر علماء کو دعوت مناظرہ دی ان میں مولانا غلام محمد صاحب چکوال کا نام بھی شامل تھا۔ اشتہار میں ۸۶ علماء کے نام درج تھے۔ ان چھیاسی علماء کی فہرست میں مولانا غلام محمد صاحب کا اسم گرامی پچاسویں نمبر پر ہے۔[1]

قاضی القضاۃ

مولانا غلام محمد صاحب کی علمی قابلیت و سماجی خدمات کے پیش نظر حکومت وقت نے آپ کو ضلع کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ آپ نے بطور ضلع قاضی اپنے فرائض تاحیات سرانجام دیے اسی نسبت سے آپ کے خاندان کو "قاضی" کا لقب ملا جو آج تک چلا آ رہا ہے اور آپ کے خاندان کی پہچان بن گیا ہے۔[2]

(۲) آپ نے حکومت وقت کو عوامی فلاح و بہبود کی کئی تجاویز بھی دیں۔ ان میں ایک تجویز یہ تھی کہ مسلم کمیونٹی کی جداگانہ شناخت کے لیے ضلعی سطح پر ان کی رجسٹریشن کی جائے۔ حکومت نے آپ کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے تمام اضلاع میں مسلمان آبادی کی رجسٹریشن کر کے ضلعی ناظم یا ڈسٹرکٹ رجسٹرار مقرر کیے۔

---

1 برگ ہائے گل (ذکر اکابرین چکوال) ص ۳۵ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

2 برگ ہائے گل ص ۳۹ مؤلفہ خلیق قاضی۔

مولانا غلام محمد صاحب کو ضلع جہلم بشمول چکوال کا پہلا رجسٹرار مقرر کیا۔

(۳) آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ شادی بیاہ کے وقت نکاح کو باقاعدہ رجسٹرڈ کیا جائے تاکہ قانونی ثبوت مہیا ہو اور سماجی پیچیدگیوں پر قابو پایا جاسکے۔

چناں چہ اس تجویز کی بنیاد پر بھی تحصیل و ضلعی سطح پر رجسٹریشن کا طریقہ رائج ہوا اور یہاں چکوال کے آپ پہلے رجسٹرار مقرر ہوئے۔[1]

وصال

علم و عمل کا یہ درخشندہ آفتاب مدتوں اپنی روشنیاں پھیلانے کے بعد ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں غروب ہو گیا۔ آپ کی لوح مزار پر آپ کی تاریخ وصال ۱۹۰۷ء درج ہے جو کہ آپ کے فرزند ارجمند قاضی غلام ربانی صاحب نے بیان فرمائی۔

مزار

مولانا غلام محمد صاحب مرحوم، چکوال کے غربی قبرستان کے شرقی کونہ میں واقع جامع مسجد "علامہ صاحب" کے احاطہ میں شمال مشرقی کونے میں دفن ہوئے۔ اور قبر سادگی کا نمونہ ہے۔ آپ کی قبر پر قبہ

---

[1] ایضاً ص ۴۰۔

نہیں ہے۔ اور قبر پر ہر موسم میں ترو تازہ گھاس کھلی رہتی ہے۔

تصنیف و تالیف

آپ متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مصنف اور موئلف بھی تھے۔ آپ کی تصانیف کے متعلق نزہۃ الخواطر میں مولانا عبدالحی لکھنوی کے مطابق آپ نے نحو کی کتاب "متن متین" کی شرح لکھی اور اس کے علاوہ منطق کی کتاب قاضی مبارک کے حاشیہ پر حاشیہ تحریر فرمایا۔[1]

اولاد

اللہ تعالیٰ نے مولانا غلام محمد صاحب کو واحد اولاد سے نوازا۔ آپ کے صاحبزادے کا نام غلام ربانی تھا جو کہ عالم دین تھے اور اُن کے اکلوتے بیٹے، غلام صمدانی تھے جو کہ جوانی میں انتقال کر گئے۔ ان کی دو بچیاں تھیں جن کی اولاد موجود ہے۔

[1] برگ ہائے گل ص ۱۴۱ موئلفہ خلیق احمد قاضی۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

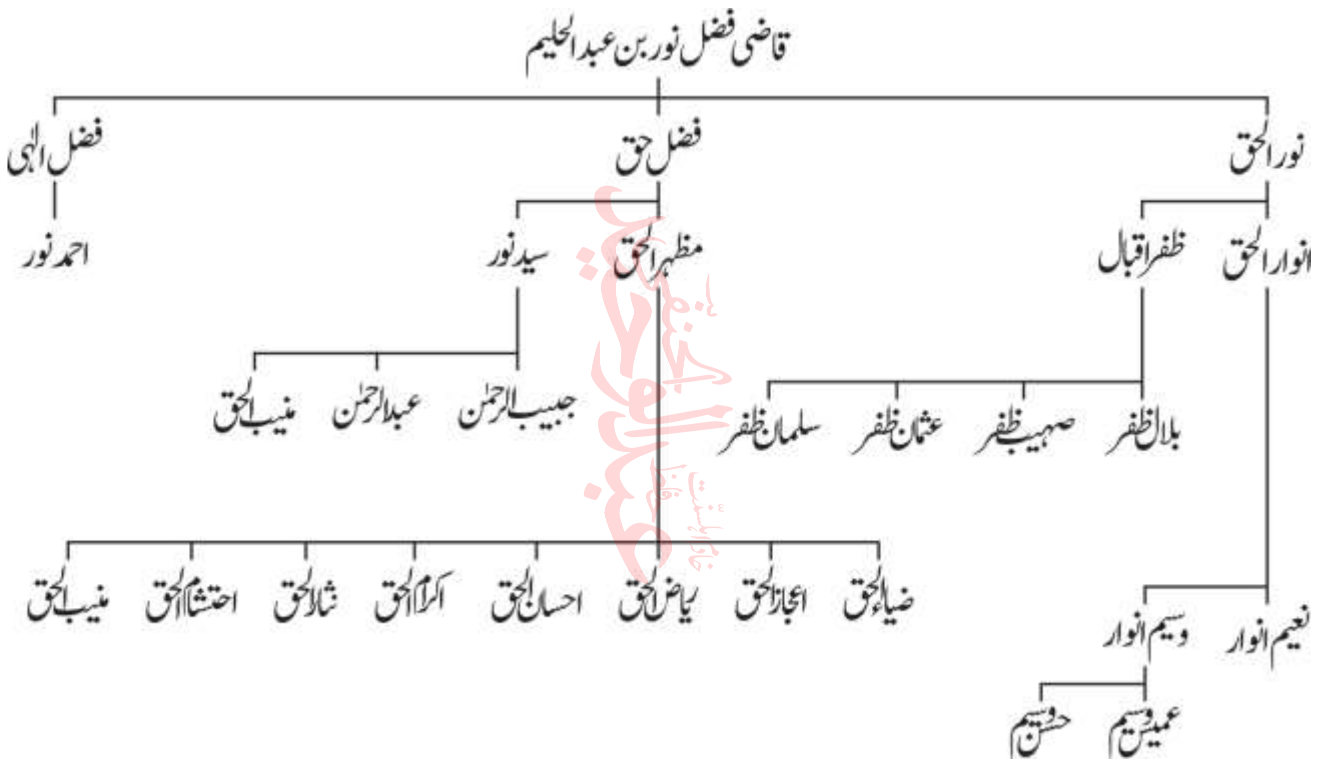

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آل حافظ فاتح نور بن نظام الملک ڈھاب کلاں

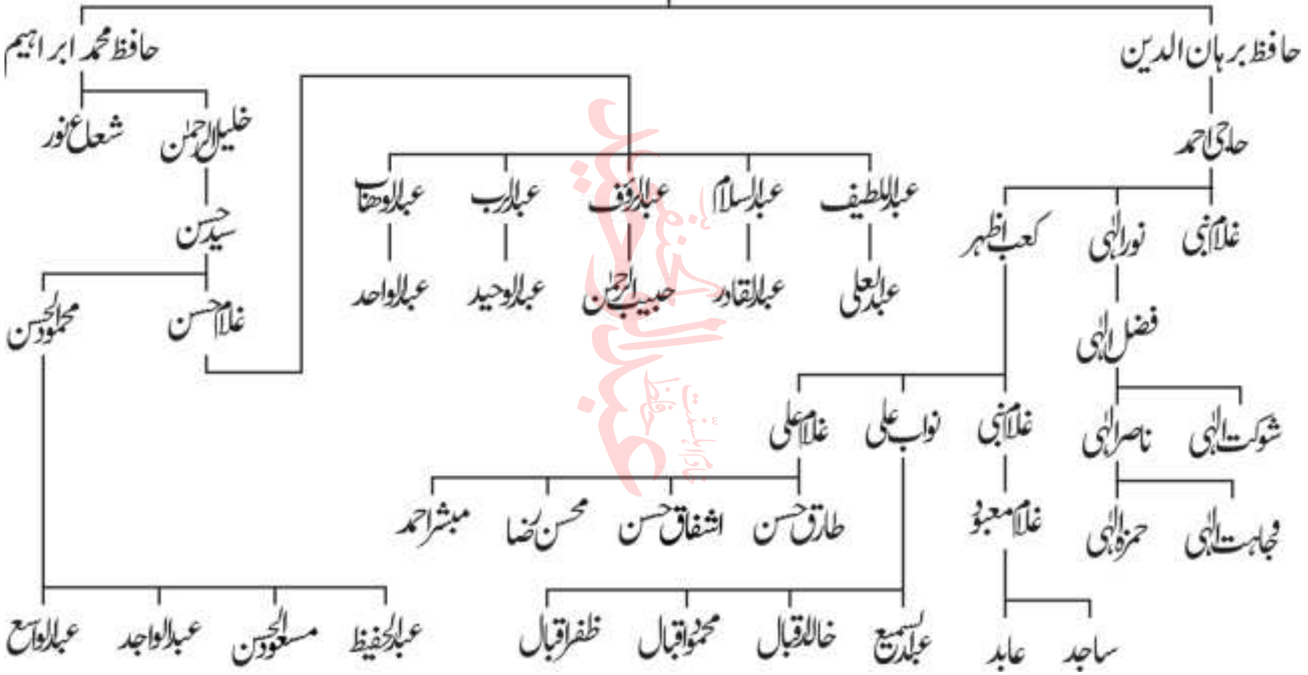

بابا مخدوم راضی اوڈھوال کی اولاد[1]

- بابا عبدالشکور[2] اوڈھوال
- عبدالکریم[3]
  - مولوی گل احمد
    - مولوی غلام رسول
      - قاضی غلام محمد
        - غلام ربانی
          - غلام صمدانی
            - منیر فاطمہ
            - زہرہ
      - غلام نبی
        - غلام احمد
          - مقصود احمد
            - غلام فاروق
        - غلام مہدی
          - منظور الحق
            - اکرام الحق
        - غلام جیلانی
          - غلام محمد
            - حبیب احمد
- عبدالباقی[4]
- عبدالحلیم

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

---

1 آپ کا مزار ڈھاب کلاں میں ہے۔
2 آپ کی اولاد اوڈھروال میں ہے۔
3 آپ کی اولاد چکوال میں سکونت پذیر ہے۔
4 آپ کی اولاد پنڈی گھیب میں سکونت پذیر ہے۔

خاندان بابا عبدالشکور اوڈھروال

شجرہ نسب قوم راجپوت مائر منہاس چکوال

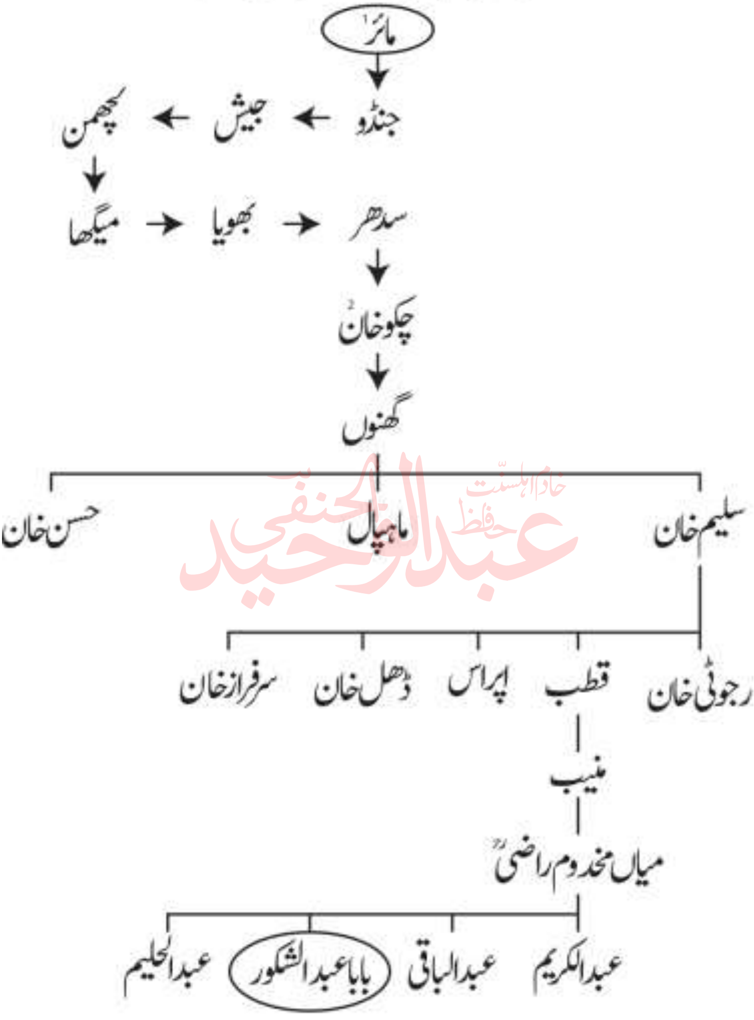

[1] مائر کا اصل نام بودھا سنگھ تھا جب مسلمان ہوئے مائر مشہور ہوئے۔ (برگ ہائے گل ص ۱۷)

[2] چکو خان کے نام سے چکوال کی بنیاد مشہور ہے اس کی آل اولاد سے چکوال آباد ہوا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

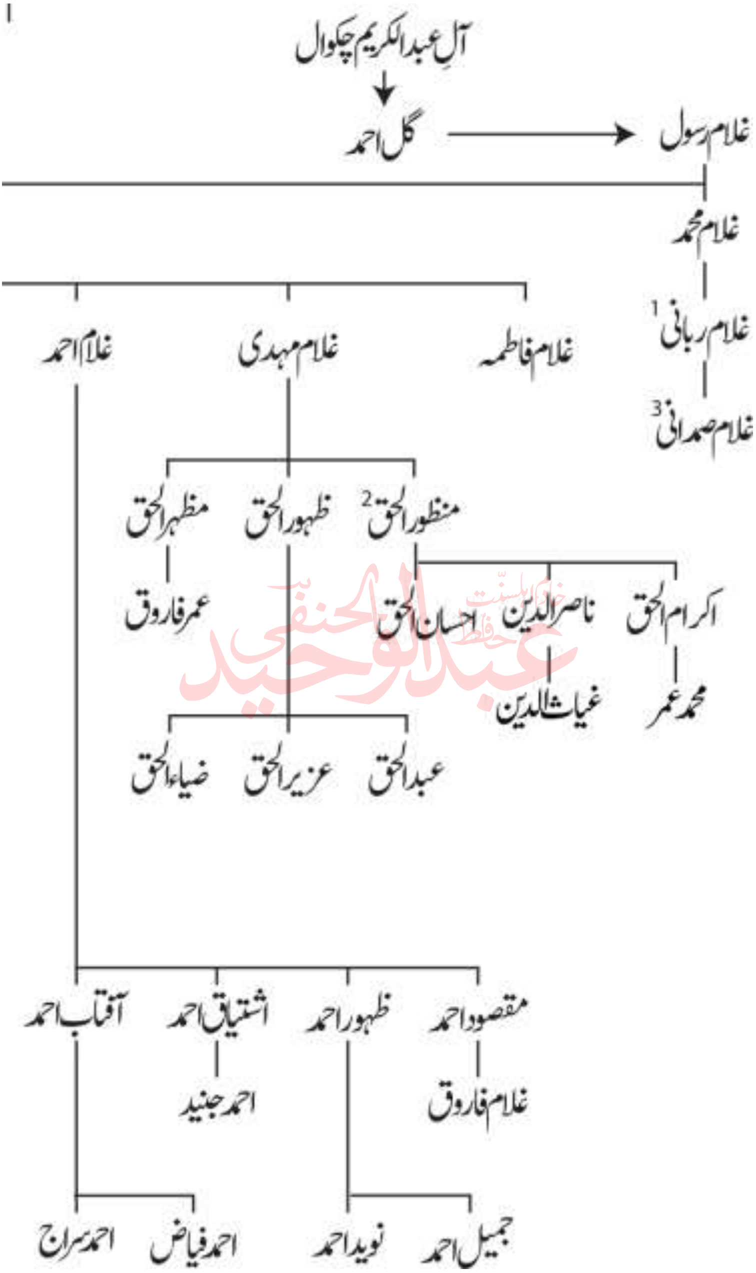

عبدالوحید الحنفی

آلِ عبدالکریم چکوال

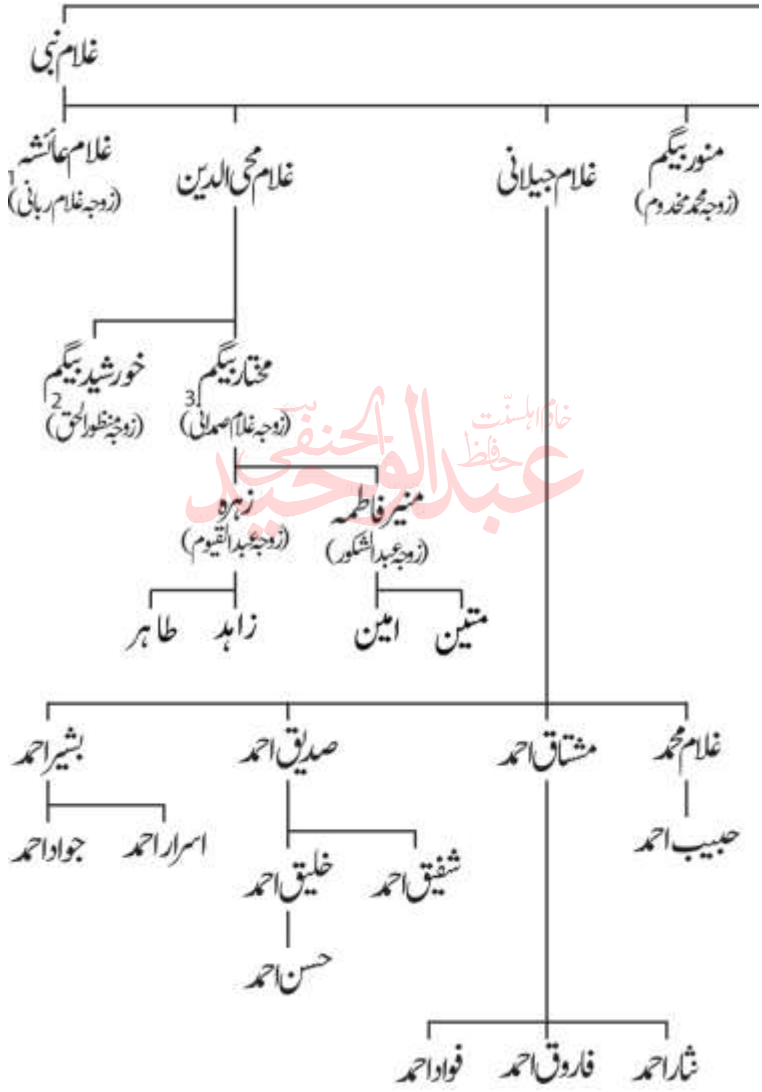

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قاضی غلام ربّانی صاحب ابن قاضی غلام محمد صاحب

قاضی غلام ربانی صاحب ۱۸۹۲ء میں مولانا غلام محمد صاحب کے ہاں چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔[1] آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا غلام محمد صاحب سے حاصل کی۔ آپ گورنمنٹ ہائی سکول جہلم میں جماعت نہم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ کہ آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اس طرح واپس چکوال تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول جہلم سے میٹرک امتحان پاس کیا۔

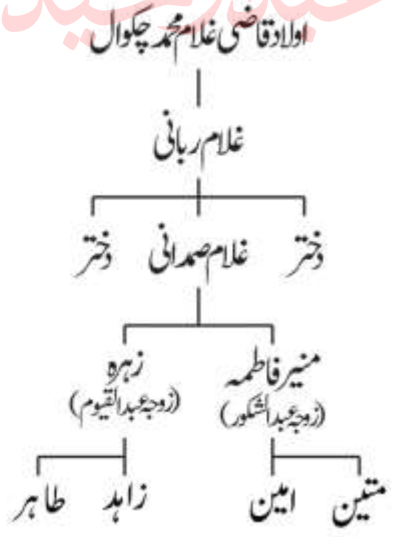

[1] برگ ہائے گل ص ۴۳ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

تعلیمی خدمات

آپ کے چچا قاضی غلام نبی صاحب نے انجمن اسلامیہ چکوال کی ۱۹۱۱ء میں بنیاد رکھی۔ آپ بطور معاون اس سے منسلک ہو گئے۔ بعد میں آپ انجمنِ اسلامیہ چکوال کے ناظم اعلیٰ بنے۔

انجمن اسلامیہ چکوال کا سالانہ جلسہ

قاضی غلام نبی صاحب نے ۱۹۱۱ء میں انجمن اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔[1]

قاضی غلام ربانی صاحب نے انجمن اسلامیہ اور اپنے قائم کردہ مدارس کے ذریعے جن منفرد اور انوکھی روایات کی داغ بیل ڈالی ان میں ایک خوبصورت روایت انجمن اسلامیہ کے زیرِ انتظام سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی شامل تھا یہ جلسہ انتہائی شاندار اور وسیع پیمانہ پر منعقد کیا جاتا تھا جو کہ تین دن یعنی جمعہ، ہفتہ اتوار تک جاری رہتا۔ جن میں کئی نشستیں ہوتی تھیں جن میں اس دور کے تمام مکاتر فکر کے نامور اور جیّد علمائے دین دین خطاب کرنے کے لیے دور و نزدیک سے تشریف لایا کرتے تھے۔ ان ممتاز ہستیوں میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ظفر علی خان اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔[2]

یہ سلسلہ ۱۹۷۰ء تک جاری رہا۔

---

[1] برگ ہائے گل ص ۷۹ مؤلفہ قاضی خلیق احمد۔

[2] ایضا برگ ہائے گل ص ۵۱۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول

اسلامیہ ہائی سکول کی بنیاد ۱۹۱۵ میں رکھی۔ اسلامیہ سکول کی ابتداء میں "قاضی خانہ" میں قائم ہوا اور کافی عرصہ تک وہاں ہی رہا۔ اس کی الگ عمارت نہ تھی۔

پھر یہ سکول موجودہ عمارت والی جگہ پر منتقل ہوا اور ابتداء میں یہاں بھی صرف دو چار کمروں کی مختصر تعمیر ہو سکی تھی۔

سکول کی عمارت میں توسیع کے لیے قاضی برادران نے اپنی آبائی ضروری اراضی وقف کر دی۔ سکول کا ہال ۱۹۲۲ء میں تعمیر ہوا۔ اسلامیہ سکول کو ہائی کا درجہ دلانے کے لیے ۱۹۵۰ء میں سکول کی حدود کو جنوب کی طرف بڑھا دیا گیا۔ پرانی عید گاہ کا رقبہ قاضی غلام ربانی صاحب کی عم زاد غلام فاطمہ صاحبہ نے وقف کیا۔[1] جہاں بلال مسجد سرکلر روڈ واقع ہے یہ پہلے خالی جگہ تھی جہاں نماز عید ادا کی جاتی تھی۔ یہ ساری زمین قاضی برادران کی وقف کردہ ہے۔[2]

مدرسہ اشاعت العلوم کی خدمات

قاضی غلام ربانی نے "انجمن اسلامیہ" کے تحت قائم کردہ مدارس، اسلامیہ سکول اور اشاعت العلوم کو چلانے کے لیے دن رات وقف کر

[1] برگ ہائے گل ص ۲۷ مولفہ قاضی خلیق احمد۔
[2] ایضاً برگ ہائے گل ص ۴۵

دیا۔ مرکز اُتلی مسجد تھا جس کا نیا نام جامع مسجد فاروق اعظم ہے جو کہ محلہ خواجگان پُرانے میں بازار کے ایک کونہ میں ہے۔

یہاں آپ تدریس کرتے تھے اور جمعہ پڑھاتے تھے۔

چکوال کے چند مخیر حضرات نے ۱۸۹۰ء میں انجمنِ اسلامیہ کی بنیاد رکھی جس کے پہلے صدر حاجی محکم الدین تھے۔ مولانا احمد دین مرحوم ان کے دستِ راست تھے۔ انجمن کے قیام کا مقصد مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کی ترویج تھا۔

۱۹۲۰ء میں قاضی غلام نبی مرحوم کی سربراہی میں اسلامیہ پرائمری سکول کا اجراء ہوا۔ اس کے بعد ایک گرلز پرائمری سکول بھی جاری کیا گیا۔ انہیں دنوں قاضی غلام ربانی صاحب مرحوم انجمن کے ناظم مقرر ہوئے۔ جو تاحیات اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ کی ذاتی دلچسپی اور کوشش کے نتیجہ میں اسلامیہ پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ ملا اور پھر ۱۹۴۷ء میں اسے ہائی سکول بنادیا گیا۔[1]

مناظرہ چکوال ۷/اپریل ۱۹۱۸ء

۷/اپریل ۱۹۱۸ء کو چکوال میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہوا جس کی روئیداد "مناظرہ پنجاب" موسوم باسم تاریخی زد اثنا عشر

[1] تاریخ چکوال مؤلفہ فضل کریم طارق۔

۱۳۳۶ھ کے نام سے قاضی غلام ربانی صاحب چکوال سیکرٹری اشاعت العلوم چکوال نے قلمبند کی اور مطبع عمدۃ المطبع لکھنؤ میں طبع ہوئی۔

حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل السنت والجماعت کو ایسی فتح نمایاں ملی کہ خدائی مدد کا کرشمہ تھا۔ مجمع نے جس کی تعداد چھ ہزار سے زائد تھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انتہا یہ کہ غیر مسلم اصحاب کے تعلیم یافتہ گریجویٹ طبقہ نے بھی بمقتضائے انصاف اپنی تحریری و دستخطی شہادتیں عنایت کیں۔[1]

مولانا عبدالشکورؒ لکھنوی کی چکوال آمد

اس مناظرہ میں بطور مناظر لکھنؤ سے امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی تشریف لائے۔ مولانا کرم الدین دبیر رئیس بھیں سے روئیداد سُنیے: یہ مناظرہ ۱۷/ اپریل ۱۹۱۸ء میں خاص چکوال میں ہوا۔ اہل سنت کی طرف سے مولانا مولوی عبدالشکور صاحب لکھنویؒ مدیر النجم لکھنؤ مناظر اور خاکسار معاون مناظر تھا۔ اور دوسری طرف مولوی محمد سجاد لکھنوی اور مرزا احمد علی معاون تھے اس مناظرہ میں بھی شیعوں کو سخت ذلّت ہوئی۔ چناں چہ معزز شرفاء وکلاء وغیرہ اور احمدیہ جماعت کے اراکین نے اپنی شہادت شیعہ کی شکست اور اہل سنت کی فتح پر تحریر کر

[1] برگ ہائے گل ص ۷۳ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

دی۔ اس کے بعد سید احمد شاہ کی آمد و رفت علاقہ چکوال میں قطعاً بند ہو گئی۔ اور ان کے دل پر کچھ ایسی دہشت بیٹھ گئی کہ جس جگہ خاکسار کا نام لیا جاتا وہاں پہلے ہی سے "ففروا" ہو جاتے ایک عرصہ دراز آپ نے خاموشی میں گزارا۔[1]

وصال اور آخری آرام گاہ

قاضی غلام ربانی صاحب کا ۲۶/ اکتوبر ۱۹۵۸ء مطابق ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۷۸ھ بروز پیر انتقال ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ سابقہ عید گاہ مسجد بلال نزد گورنمنٹ پرائمری اسلامیہ سکول کے خالی احاطہ میں ادا کی گئی۔ آپ کا مزار غربی قبرستان کے شرقی کونہ میں واقع جامع مسجد علامہ صاحب والی کے شمال مشرق میں اپنے والد گرامی قاضی غلام محمد صاحب اور اپنے چچا غلام نبی صاحب کے پائنتی واقع ہے۔

لباس

قاضی غلام ربانی صاحب سادہ لباس زیب تن کرتے۔ عام طور پر سفید لباس پہنتے اور سر پر پگڑی باندھتے تھے۔ تہبند یا شلوار پر سفید قمیض پہنتے تھے۔[2]

---

[1] کرم دین دبیر مولانا۔ آئینہ مذہب شیعہ ص ۱۳ سیرت مولانا کرم الدین ص ۱۳-۳۱۳ اس مناظرہ کی تفصیل کا مطالعہ کرنے کے لیے کتاب مولانا کرم دین صاحب دبیر کی حیات خدمات میں شائع ہو چکی ہے۔

[2] برگ ہائے گل ص ۶۳۔

قاضی غلام صمدانی بن غلام ربانی

قاضی غلام صمدانی ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اوائل عمر میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قاضی غلام ربانی صاحب کی نگرانی میں اسلامیہ سکول اور مدرسہ اشاعت العلوم سے حاصل کی۔

مزید تعلیم کے لیے والد گرامی نے آپ کو بہاولپور بھیجا جہاں آپ نے شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی سے کسب علم حاصل کیا۔ دوران درس حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے فرزند پیر سید غلام معین الدین شاہ صاحب المعروف لالہ جی آف گولڑہ شریف کا ہم مکتب و ہم درس ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔ آپ نے تمام درسی کتب کی تکمیل شیخ الجامعہ صاحب سے کی اور ۱۹۴۴ء میں فارغ التحصیل ہو کر دستارِ فضیلت حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد قاضی غلام صمدانی صاحب نے چکوال میں اپنے والد گرامی کے قائم کردہ مدرسہ اشاعت العلوم میں بطور مدرس خدمات سرانجام دینے لگے۔

شادی

قاضی غلام صمدانی صاحب کی شادی اپنے ماموں قاضی غلام محی الدین صاحب کی بیٹی خورشید بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کے ہاں دو

بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

وفات اور آخری آرام گاہ

عین جوانی میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی آخری آرام گاہ بھی غربی قبرستان کے شرقی کونہ میں واقع جامع مسجد علامہ صاحب والی میں اپنے والد کے قدموں میں ہے۔[1]

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

[1] گل ہائے رنگ۔ ص ۶۷۔ مولفہ خلیق احمد قاضی۔

باب5

تاریخ قومِ اعوان

ضلع چکوال

پاکستان کے صوبہ شمالی پنجاب میں ضلع چکوال واقع ہے۔روایت ہے کہ جموں کے ایک راجہ مائر کی نسل سے چکو خان کے نام سے چکوال مشہور ہے۔پہلے یہ علاقہ صوبہ سرحد میں شامل تھا پھر انگریز دور میں چکوال ضلع جہلم کی تحصیل بنا۔

دسمبر ۱۹۸۵ء میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق نے جب چکوال کا دورہ کیا تو شہریان چکوال کے مطالبہ پر چکوال کو وہ ضلع کا درجہ دے گئے۔یکم جولائی ۱۹۸۵ء کو چکوال ضلع بنا۔چکوال شہر جہلم سے ۷۰ میل اور راولپنڈی سے ۶۰ میل کے فاصلے پر جانب غرب واقع ہے۔

راولپنڈی اور سرگودھا کو ملانے والی سڑک چکوال کے درمیان سے گزرتی ہے۔ موٹروے پر کلر کہار اور بلکسر سے چکوال روڈ پر ہے۔اسی طرح میانوالی اور جہلم کو ملانے والی سڑک بھی چکوال کے درمیان سے گزرتی ہے۔اس کے علاوہ جہلم روڈ، پنڈی روڈ، سرگودھا بھون روڈ اور تلہ گنگ اوڈھروال روڈ بھی اس ضلع کی مشہور گزرگاہیں ہیں۔ چکوال

زمانہ قدیم سے علاقہ دھنی کا اہم مرکز رہا ہے۔

اعوان یا آوان لفظی تحقیق

تاریخ علوی اعوان میں محبت حسین اعوان لکھتے ہیں:

(۱) دو تین سو سال پرانے سرکاری کاغذات محکمہ مال کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ علوی اعوانوں کا اندراج ذات کے خانے میں گوت کا نام درج ہے اور قوم کے خانے میں ”آوان“ لکھا ہوا ہے۔ ہری کوشن رائے کون کی مردم شماری رپورٹ میں لفظ آوان ہی لکھا گیا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ آوان سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معنیٰ محافظ کے ہیں۔ بیرونی حملہ آوروں کی مدافعت کے باعث ہندوؤں کے عہد میں یہ لوگ آوان اور مسلمانوں کے عہد میں قطب شاہی اعوان کہلائے جانے لگے۔

(۲) میرے نزدیک لفظ اعوان کے ایک معنیٰ ہیں اور دونوں صوتی اعتبار سے ایک ہیں۔ اوّل لفظ آوان کی املا غلط ہے درست املا اعوان ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوؤں نے ہندی رسم الخط میں اعوان کو آوان لکھا کیوں کہ ہندی رسم الخط میں حرف ”ع“ کی جگہ ”آ“ استعمال ہوتا ہے اور اس لفظ آوان کا مطلب اعوان ہی ہے۔

جلال الدین اکبر بادشاہ کے دور حکومت میں لفظ اعوان کو آوان لکھا

گیا۔

(۳) تاریخ الاعوان مطبوعہ دین محمد پریس لاہور ۱۹۵۹ء میں ملک شیر محمد خان لکھتے ہیں کاغذات مال میں لفظ اعوان کو آوان لکھا جاتا ہے جو سراسر غلط ہے۔ شروع شروع میں ہندوستان میں آنے پر یہاں کے باشندوں نے محض صوتی مناسبت سے آوان کہا ہو گا کیوں کہ ہندی زبان میں "ع" کوئی حرف نہیں۔

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

پاکستان و ہندوستان میں آباد علوی اعوان

حضرت علی المرتضیٰؓ

- عبداللہ
- عبیداللہ
- جعفر
- محمد الاکبر (محمد حنفیہ)
  - علی
    - محمد عرف زبیر
      - عون عرف سکندر
        - میر بطل غازی
          - میر آصف غازی
            - میر عمر غازی
              - محمد
                - میر طیب غازی
                  - میر طاہر غازی
                    - ابو علی عطاء اللہ غازی
- حسن
  - علی
    - محمد
      - علی
        - عیسیٰ
          - المصری
            - ابوالحسن
- عون
  - محمد

ماخذ مطابق مرآۃ سعودی۔ جمہرۃ انساب العرب ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴ھ–۴۵۶ھ) تاریخ اعوان علوی ص ۲۷۔ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد۔ تاریخ حیدری مولف حیدر علی۔ تحقیق الاعوان ملک خواص خان۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

پاکستان وہندوستان میں آباد علوی اعوان

ابوعلی عطااللہ غازی

- میر سالار ساہو ← سالار مسعود غازی (مدفون بہرائچ انڈیا)
- میر قطب حیدر شاہ غازی
- سالار سیف الدین (لاولد)

میر قطب حیدر شاہ غازی:
بشیر علی، مزمل علی کلگان، زمان علی، نصیر علی، امیر علی، نذیر علی

مزمل علی کلگان ← غلام علی (معروف بہ غاندعرسی)

محمود علی
محمد علی
گوہر علی
مہرا علی
سرخرو خان
عطا محمد
عید محمد
مسعود
سگھر
محمود علی
دراب خان
مہر علی

سگھر علی
مہر علی
صادق
جالب
کرایم
ڈھیرو خان
اگر خان
اولیاء خان
امیر خان
گل امیر
محمد نور
محمد اسمٰعیل

محمد فاضل
محمد لطیف
غلام مصطفٰے
نیک محمد
میاں محمد
شرف دین
عبدالحکیم
عبدالرشید
عبدالوحید
محمد ابوبکر
محمد زبیر علی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ مزمل علی کاگان بن قطب حیدر شاہ[10]

- زمان شاہ
- نواب شاہ[11]
- غلام علی (اخوند)[12]
  - عدی
    - گنگ[13]
    - گوہر علی
      - مہر
      - ارجن
    - محمود علی
    - ادھم گنگ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

10 مزمل علی کاکان کی اولاد کالا باغ کے کنارے ڈھنکوٹ میں مستقل آباد ہوئی۔ اور وہاں سے کچھ لوگ ہجرت کر کے پاکستان کے دوسرے علاقوں اور آزاد کشمیر میں جا کر آباد ہوگئے۔ پنجاب (انڈیا) کے ایک شہر انبالہ میں بھی مزمل علی کاکان کی اولاد ملتی ہے۔

11 مزمل علی کاکان کی پشت سے نواب علی کی اولاد موضع بساڑی آزاد کشمیر میں ملتی ہے۔

12 غلام علی کی اولاد سے دھول کی اولاد موضع ڈھلیا ضلع لاہور میں آباد ہے۔

13 جہلم گزٹ پارٹ اے ۱۹۰۴ء کے مطابق گنگ ایک گوت ہے جو اعوان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

باب6

آلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن حضرت علی المرتضیٰ

(۱) تحقیق الاعوان مطبوعہ مانسہرہ ہزارہ ۱۹۶۶ء کے موئلف محمد خواص خان گولڑہ نے سِرُّ السلسلۃ العلویہ جو ۳۲۱ھ میں لکھی گئی، کے حوالہ سے موئلف لابی نصر بخاری لکھا ہے کہ

''جعفر الاصغر، محمد الاکبر بن حضرت علی المرتضیٰ کے بیٹے تھے اور عبد اللہ کا بیٹا جعفر تھا''

(۲) تاریخ مسعودی، تاریخ ابنِ خلدون اور جمہرۃ انساب العرب کے علاوہ مختلف تاریخوں میں محمد الاکبر کے بیٹے جعفر کا تذکرہ ملتا ہے۔ جو ''جعفر الاصغر'' کے نام سے مشہور تھے۔ جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن حضرت علی صاحبِ اولاد تھے۔ دو بیٹے موسیٰ اور عبید اللہ تھے۔ جن سے نسل چلی۔

(۳) ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر

سید احمد کرمانی آل ابی طالب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

محمد الاکبر کی نسل ان کے دو بیٹوں علی اور جعفر سے چلی۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

جلد چہارم صفحہ ۷۰۱ پر جعفر بن محمد الاکبر بن حضرت علی کی اولاد سے ابو الحسن علی کا تذکرہ ملتا ہے۔[1] کتاب میں مذکورہ ابو الحسن علی کا شجرہ اسی طرح درج ہے۔ ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد الاکبر بن حضرت علی۔ یہ حضرت علی کی پانچویں پشت تھے۔

ان کا زمانہ تیسری صدی ہجری کا تھا۔ عباسی خلیفہ متوکل امام محمد الحسن درج ہے۔

یہ زمانہ ۲۳۳ھ کا تھا۔ گویا محمد الاکبر کی پانچویں پشت میں جو اولاد تھی اس کا زمانہ تیسری صدی ہجری کا زمانہ تھا۔ ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محد الاکبرؒ بن حضرت علی کی وفات بحوالہ تاریخ سعودی ص ۶۸۳ھ المعتز باللہ کی خلافت میں ۲۶ جمادی ثانیہ ۲۵۴ھ کو پیر کے دن ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر چالیس تھی۔ اس کی نماز جنازہ احمد بن المتوکلی علی اللہ شارع بن ابی احمد نے سامرا اس کے گھر میں پڑھائی اور وہیں اسے دفن کیا گیا۔ اسی تاریخ مذکور کے ص ۶۸۳ پر علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد الاکبر بن علیؓ کا تذکرہ ملتا ہے۔

(۴) تاریخ مسعودی تاریخ ابن خلدون تاریخ جمہرہ انساب العرب

---

[1] تاریخ علوی اعوان ص ۲۶۷۔ مؤلفہ محبت حسین اعوان مطبوعہ ادارہ تحقیق الاعوان پوسٹ بکس ۸۸۳۵ صدر کراچی۔

کے علاوہ مختلف دیگر کتابوں میں تاریخی حوالوں سے جعفر بن محمد اکبر کی اولاد کا شجرہ نسبت اس طرح ہے:

تواریخ میں منقول شجرات قومِ اعوان

منقول از	تذکرہ اسادات	مراۃ مسعودی	تاریخ حیدری	تحقیق الاعوان	تاریخ الاعوان
۰۱	حضرت علی	حضرت علی	حضرت علی	حضرت علی	حضرت علی
۰۲	محمد الاکبر	محمد الاکبر	محمد الاکبر	محمد الاکبر	محمد الاکبر
۰۳	علی				
۰۴	محمد				
۰۵	عون		عون سکندر ثانی		
۰۶	ـ	عبدالمنان	عبدالمنان	عبدالمنان	عبدالمنان
۰۷	ـ	بطل	بطل	بطل	بطل
۰۸	آصف	آصف	آصف	آصف	آصف
۰۹	اسید عمر	عمر	عمر	عمر	عمر
۱۰	محمد	محمد	محمد	محمد	محمد
۱۱	طیب	طیب	طیب	طیب	طیب
۱۲	طاہر	طاہر	ـ	ـ	ـ
۱۳	عطاءاللہ	عطاءاللہ	عطاءاللہ	عطاءاللہ	ـ
۱۴	قطب حیدر	قطب حیدر	قطب حیدر	قطب حیدر	قطب حیدر

شجرہ نمبر ا   تذکرہ اسادات مؤلفہ سید محبوب شاہ میں سے لیا گیا۔

شجرہ نمبر ۲ مراۃ مسعودی مولفہ عبدالرحمٰن چشتی

شجرہ نمبر ۳ تاریخ حیدری مولف حیدر علی لدھیانوی میں سے نقل کیا گیا ہے۔

شجرہ نمبر ۴ تحقیق الاعوان مولفہ محمد خواص خان

شجرہ نمبر ۵ تاریخ الاعوان از شیر محمد خان اعوان

- تاریخ علوی اعوان میں ہے کہ:

محمد الاکبر کے بیٹے علی کی اولاد سے ایک بیٹے کا نام عون تھا۔ غالباً عون کا لقب سکندر ثانی ہوا۔ عون کے باپ کا نام علی تھا اور یہ علی، محمد الاکبر کے فرزند تھے اس طرح عون حضرت علی المرتضیٰؓ کا پڑپوتا تھا۔[1]

- تاریخ حیدری جو کہ مراہ مسعودی سے ماخوذ ہے کے مطابق

عبدالمنان جو کہ عون سکندر کے بیٹے تھے اور ان کے باپ محمد عرف زبیر اور اُن کے باپ علی تھے جو کہ محمد الاکبر کے فرزند تھے۔ لیکن شجرہ میں اُن سے عون کے باپ محمد عرف زبیر کا نام رہ گیا ہے۔

تاریخ علوی اعوان کے ص ۱۲۷ پر قطب حید شاہ کا شجرہ یہ درج ہے:

۱۔حضرت علیؓ، ۲۔محمد الاکبر (محمد حنفیہ)، ۳۔علی، ۴۔محمد،

---

[1] تاریخ علوی اعوان ص ۲۷۳۔ مؤلفہ محبت حسین اعوان مطبوعہ ادارۂ تحقیق الاعوان پاکستان۔ پوسٹ بکس ۸۸۳۵ صدر کراچی ۵۰۸ یونی شاپنگ سنٹر۔ عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ فون 0300-8939799

۵۔ عون، ٦۔ عبد المنان، ۷۔ بطل، ۸۔ آصف، ۹۔ ایسدن عمر، ۱۰۔ محمد، ۱۱۔ طیب، ۱۲۔ طاہر، ۱۳۔ ابو علی عطاء اللہ، ۱۴۔ قطب حیدر۔

محمد الاکبر حنفیہ بن علی المرتضیٰؓ سے اعوانوں کا نسبی تعلق

اعوان قوم کا نسبی تعلق محمد بن علی المرتضیٰ سے ہے آپ کی اولاد میں ۱۸ بیٹوں میں سے (۱) حضرت حسنؓ، (۲) حضرت حسینؓ، کے بعد (۳) محمد جو "الاکبر" کی اضافت سے بھی مشہور ہیں۔ اپنی والدہ کی نسبت سے "محمد بن حنفیہ" کہلاتے تھے۔

محمد بن حنفیہ کی پیدائش

عبد الوحید الحنفی

علامہ ابنِ کثیر نے تاریخ ابنِ کثیر میں محمد بن حنفیہ کی پیدائش ۱۵ ہجری لکھی ہے۔

والدہ کا نام

تمام مشہور و مستند تواریخ میں محمد الاکبر کی والدہ مکرمہ کا نام خولہ بنت جعفر لکھا ہے۔

وفات

حضرت عبد اللہ بن زبیر کی وفات کے بعد آپ نے عبد الملک بن مروان کی بیعت کرلی تھی۔ اس کے دور حکومت میں ۶۵ سال کی عمر میں

۸۱ھ مطابق ۷۰۰ء میں وفات پائی۔ مزار مدینہ شریف جنت البقیع میں ہے۔

"اعوان" قوم سے تعلق رکھنے والے بے شمار اولیاء اور علماء کے فضل وکمال اور عظمت و جلال کے تذکروں سے شرق و غرب میں ڈنکے بج رہے ہیں تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ قریش کے بعد اعوان قوم سر فہرست ہے۔ "سادات" اور "اعوان" قدیم اقوام ہیں جو اعلان اسلام کے بعد معرضِ وجود میں آئیں۔

اعوان قوم کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ یہی اعوان عرب سے اٹھ کر عراق و ایران، روس و چین، افغانستان اور برصغیر پاک وہند میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اور اپنے آباؤ و اجداد کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جہاں بانی اور شمشیر زنی میں کمال حاصل کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کی تعلیم و تبلیغ کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ تاریخ کی ورق گردانی کرنے والوں پر بخوبی عیاں ہے کہ اعوانوں نے ظالم اور باغی حکمرانوں کی نیت درست کرنے کے لیے اپنی جرأتمندانہ صلاحیتوں کو بروکار لائے رکھا۔ اعوان جو علوی بھی کہلاتے ہیں ان کا تعلق حضرت علی المرتضیٰؓ کے ساتھ ہے۔

بادشاہ بابر نے اپنی کتاب "تزک بابری" میں بھی یہی لکھا ہے اہلِ بغداد نے جو سفر نامہ مرتب کیا اس میں اعوان قوم کو عون بن یعلیٰ کی

اولاد لکھا مگر بعد میں تحقیق پر یہ ظاہر ہوا کہ عون علوی محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں۔ اور محمد حنفیہ حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد

مؤرخین نے حضرت علی المرتضیٰ کے ۱۸ صاحبزادوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں کم و بیش ۱۰ صاحبزادے میدان کربلا میں شہید ہو گئے۔

(۱) حضرت حسنؓ، (۲) حضرت حسینؓ، (۳) حضرت محمد حنفیہؒ (الاکبر)، (۴) حضرت عباس، (۵) حضرت جعفر، (۶) حضرت عبداللہ ابو بکر، (۷) حضرت عمر، (۸) حضرت عثمان، (۹) حضرت عبید اللہ، (۱۰) حضرت یحییٰ، (۱۱) محمد الاصغر، (۱۲) عون، (۱۳) محمد اوسط، (۱۴) حضرت حضیر بن علی، (۱۵) ابراہیم بن علی المرتضیٰ، (۱۶) عبداللہ اصغر، (۱۷) عمر اصغر، (۱۸) عباس اصغر۔

ان اٹھارہ بیٹوں میں سے ۵ صاحبزادوں سے مرتضوی نسل جاری ہوئی۔ باقی لاولد فوت ہوئے۔[1]

وانما کان النسل من خمسة وهم الحسن والحسين ومحمد (بن الحنيفه) والعباس وعمر تغلبه رضی اللہ عنهم اجمعين۔[2]

---

1 بحوالہ سیرت علی المرتضیٰ ص ۵۳۲ از مولانا محمد نافع

2 تاریخ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۳۱ از علامہ ابنِ کثیرؒ۔

حضرت عون قطب شاہ اعوان

حضرت علی المرتضیٰ کے ۱۸ بیٹوں میں سے حضرت محمد الاکبر حنفیہ کی اولاد میں سے بارہویں پشت سے حضرت محمد قطب حیدر شاہ ہوئے۔

یہ بزرگ بغداد شریف میں سکونت پزیر تھے اور تاریخی روایات و واقعات کے مطابق قطب شاہ علوی کا دور اور سلطان محمود غزنوی کا زمانہ ایک تھا۔ دونوں ہم عصر تھے۔

محمود غزنوی ۳۶۱ھ میں پیدا ہوئے، ۴۲۱ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ محمد الاکبر حنفیہ ۱۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۱ھ میں وفات پائی۔

قطب حیدر شاہ نے جس عزم و ہمت اور سپاری سے فیض کو پھیلایا اس کی مثال نہیں ملتی آپ کا سن پیدائش ۳۵۸ اور سن وفات ۴۳۱ ہجری ہے، عمر ۴۷ سال پائی۔

برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ اسلام کرنے والے بزرگوں میں آپ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ صاحب سیف بھی تھے۔

آپ کو خصوصیت حاصل ہے کہ آپ نے زبانی وعظ و تبلیغ کے ساتھ ساتھ جہاد بالسیف سے بھی کام لیا اور کوہستان نمک کے علاقہ کالا باغ سے وادی سون سیکر اور ونہار علاقہ چکوال کا وسیع رقبہ جس میں تلہ گنگ کا علاقہ بھی شامل ہے جہاد کر کے ہندو راجاؤں سے آزاد کرایا۔ اور اپنے

اعوان قبیلہ کو مستقلاً یہاں آباد کر کے پائیدار بنیاد پر تبلیغ اسلام کے مشن کو جاری کیا۔ آپ نے اس علاقہ میں حفظ قرآن کا خصوصی اہتمام کیا اور جگہ جگہ درسِ قرآن قائم کیے۔ اس نسبت سے آج بھی اعوان قاری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ...... علاقہ چکوال و تلہ (طلحہ) گنگ کو مرکزیت حاصل تھی ...... اس لیے اکبری عہد تک اسے اعوان محل کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا۔ لاکھوں انسانوں نے آپ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

آج بھی علاقہ تلہ گنگ بھلور مارنکہ کہوٹ و علاقہ چکوال میں ونہار، منارہ، بھیں جھامرہ، بوچھال، اوڈھروال وغیرہ میں آپ کی اولاد قیام پزیر ہے۔ جن میں مولانا قاضی مظہر حسین ابنِ مولانا کرم الدین رئیس بھیں کے آبا و اجداد تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے اور آج بھی مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے فرزند مولانا محمد ظہور حسین صاحب اظہر تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں اہم خدمات سر انجام دے رہیں۔ اور تحریکِ خدام اہل السنت والجماعت کے قائد وامیر ہیں۔

ازواج واولاد قطب شاہ

زوجہ عائشہ

حضرت قطب حیدر شاہ کی بیوی عائشہ سے آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ گولڑہ، حضرت محمد عرف کندلان بھی آپ کے ساتھ شریک جہاد تھے۔ دورانِ جہاد جب آپ نے یہاں سکونت اختیار کی تو ایک ہندوراجہ نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

زوجہ زینب

اور پھر اس کی ایک بیٹی زینب بھی آپ کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا جس کے بعد آپ کے عقد میں دی گئیں۔ جس سے آپ کے بیٹے محمود، مزمل علی، کلگان، امیر جہاں شاہ بختیار اور زمان علی پیدا ہوئے۔

زوجہ خدیجہ

ان کے بطن سے تین بیٹے محمد علی، فتح علی، نجف علی اور ایک بیٹی فاطمہ پیدا ہوئی۔

زوجہ ام کلثوم

ان کے بطن سے تین بیٹے کرم علی، بہادر علی، نادر علی اور ایک بیٹی ہاجرہ پیدا ہوئیں۔

ان تمام بیٹوں کی اولاد سے قبیلہ اعوان قطب شاہی وجود میں آیا۔ اور اس علاقہ سے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ان کا فیض پھیلتا رہا۔ آپ نے تقریباً ۴۰ سال تک اس علاقہ میں رشد و ہدایت کی مشعل روشن رکھی۔

محمد قطب حیدر شاہ کے بیٹے حضرت محمد کندلان کے بیٹے محمد سے اعوان قبیلہ کی ایک مشہور شاخ نے تلہ (طلحہ) گنگ سے ایک میل مشرق کی طرف چکوال روڈ میں ایک ٹیلے پر اپنا گھر بنایا۔ جو آج بھی نکہ کہوٹ کے نام سے موسوم ہے۔ اسی خاندان کی ایک شاخ نے بھیں کے مقام پر علاقہ چکوال میں سکونت اختیار کی یعنی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے آبا و اجداد میں سے مولانا نظام الدین صاحب نکہ کہوٹ سے چل کر بھیں میں قیام پزیر ہوئے۔

جن کی اولاد میں مولانا صدر الدین اور پھر ان کی اولاد میں مولانا کرم الدین صاحب دبیرؔ ہوئے جن کی تاریخ ولادت ۱۸۵۳ء ہے اور تاریخ وفات ۱۹۴۶ء ہے۔ جو کہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم دین اور مناظرِ اسلام اور کئی کتابوں کے مصنف تھے اور پنجاب میں فتنۂ مرزائیت اور فتنہ رفض و بدعت کے استیصال میں جس ہمت اور استقامت سے کام کیا ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ [1]

---

[1] مولانا قاضی کرم الدین صاحب کے تفصیلی حالات زندگی کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ مولانا

مولانا کرم الدین کے فرزندوں میں مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تبلیغ اسلام کا پرچم بلند رکھا جن کی تاریخ ولادت ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۴ بروز منگل مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ ہے اور تاریخ وفات ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء مطابق ۳ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ بروز پیر ہے۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت مولانا سید حسن احمد مدنی کے خلیفہ راشد تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی مسلک حقہ اہل السنت والجماعت کی نصرت و حفاظت اور تبلیغ و اشاعت میں صرف کی اور بڑی بڑی عظیم تصانیف دور حاضر کے عظیم فتنوں کے ردّ میں لکھیں جو ان شاء اللہ آنے والی نسلوں کی صدیوں تک راہنمائی کریں گی۔

اعوان قبیلہ کی ایک شاخ جھامرہ، کلر کہار میں سکونت پزیر تھی جس کے ایک سپوت حضرت مولانا حافظ عبداللطیف صاحب نے جھامرہ سے ترکِ سکونت اختیار کر کے دینی تعلیم کے لیے اوڈھروال قصبہ جو کہ چکوال سے ملحقہ ہے سکونت اختیار کر لی اور اپنے دور کے عظیم استاذ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب اوڈھروالی سے فیض پا کر اُن کے حکم

عبدالجبار سلفی کی تصنیف "مولانا کرم الدین دبیر کی حیات خدمات" کا مطالعہ کریں جس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے جس کے ۵۸۶ صفحات ہیں اور دوسری جلد ابھی زیر طبع ہے۔ ادارہ مظہر التحقیق ملتان روڈ لاہور اس کے ناشر ہیں۔

سے اوڈھروال ہی کو اپنا مستقل گھر بنایا اور پھر یہاں سے تبلیغ و تدریس کرتے ہوئے قرآن کا نور حفاظ قرآن تیار کر کے پھیلایا۔ آج اُن کا فیض پوری دنیا میں پہنچا ہوا ہے۔ ان کی اولاد میں ایک حضرت مولانا حافظ محمد اشرف صاحب تھے دوسرے حافظ غلام مصطفیٰ صاحب تھے۔ اشرف صاحب کی اولاد میں حضرت مولانا حافظ برھان الدین صاحب ہوئے جو کہ بڑے عالم و فاضل تھے۔

محمد اشرف صاحب کے دوسرے بھائی حافظ غلام مصطفیٰ کی اولاد میں صوفی عبدالرشید صاحب ہوئے جن کے فرزند حافظ عبدالمجید صاحب، حافظ عبدالحمید صاحب، حافظ عبدالوحید حنفی، حافظ عبدالحلیم، حافظ محمد منیب سلیم، حافظ عبدالحی صاحب ہیں۔

اس طرح محمد بن حنفیہ کی اولاد اپنے اپنے انداز میں آج بھی تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ اور حضرت علی المرتضیٰ کا فیض ان کی اولاد کے ذریعہ نسل در نسل جاری ہے۔ اور ان شاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ نسب عبدالوحید حنفی اعوان اوڈھروال

[1] (۱)محمد زبیر علی بن (۲)محمد ابو بکر بن (۳) **عبدالوحید الحنفی**
(۴)بن عبدالرشید (۵)بن عبدالحکیم (۶)بن شرف دین بن (۷)میاں
محمد بن (۸)نیک محمد (۹)بن غلام مصطفیٰ بن (۱۰)عبداللطیف بن
(۱۱)محمد فاضل بن (۱۲)محمد اسمٰعیل بن (۱۳)محمد نور بن
(۱۴)گل امیر بن (۱۵)امیر خان بن (۱۶)اولیاء خان بن
(۱۷)اگر خان بن (۱۸)ڈھیرو خان بن (۱۹)کریم عرف کریمال بن
(۲۰)جالب بن (۲۱)صادق بن (۲۲)مہر علی بن (۲۳)سگھر علی بن
(۲۴)مہر ند بن (۲۵)دراب خان بن (۲۶)محمود علی عرف مونڈ بن
(۲۷)سگھر بن (۲۸)مسعود بن (۲۹)عید محمد عرف عیدل بن
(۳۰)عطا محمد بن (۳۱)سرخرو خان بن (۳۲)مہر علی بن
(۳۳)گوہر علی بن (۳۴)محمد علی بن (۳۵)محمود علی بن
(۳۶)غلام علی عرف عدی بن (۳۷)مزمل علی کلکان بن
(۳۸)قطب حیدر شاہ بن (۳۹)عطاء اللہ بن (۴۰)طاہر بن
(۴۱)طیب بن (۴۲)محمد بن (۴۳)عمر بن (۴۴)آصف بن

1 بحوالہ کتاب معارف الاعوان مؤلفہ محمد ریاض انوال اعوان ساکن کہوٹ سارنگ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

(۴۵)بطل بن (۴۶)عبدالمنان[1] بن (۴۷)عون عرف سکندر بن (۴۸)محمد عرف زبیر بن (۴۹)علی بن (۵۰)محمد الاکبر حنفیہ بن (۵۱)حضرت علی المرتضیٰؓ بن (۵۲) ابو طالب عبد مناف بن (۵۳) عبدالمطلب بن (۵۴) ہاشم بن (۵۵) عبد مناف بن (۵۶)قصی بن (۵۷)کلاب بن (۵۸)مرہ بن (۵۹)کعب بن (۶۰)لوی بن (۶۱)غالب بن (۶۲)فہر الملقب بہ قریش[2]

حضرت علی المرتضیٰ کی محمد الاکبر حنفیہ کی اولاد میں سے حضرت قطب حیدر شاہ کا یہ شمشیر زن قبیلہ خاندانِ غزنویہ، خاندانِ غلامان اور خاندان تعلق تک حق و باطل کے معرکوں میں شریک ہو کر دادِ شجاعت دیتا رہا۔ چناں چہ راجہ پرتھوی راج کا درباری شاعر چندر بردا اپنے راجہ کی شکست کا حال اپنے اشعار میں یوں بیان کرتا ہے......

"راجہ پر غنیم شہاب الدین چڑھ آیا اور مجاہد نامی معزالدین، محمود گولڑہ کندلان اور بختیار وغیرہ آ گئے اور تھانیسر میں تلونڈی پر

[1] بحوالہ تاریخ علوی اعوان مؤلفہ محبت حسین اعوان ص ۳۸۰۔ ناشر ادارہ تحقیق الاعوان پوسٹ بکس ۸۸۳۵ صدر کراچی۔

[2] تاریخ علوی اعوان ص ۳۸۱ پر محبت حسین اعوان نے یہ شجرہ حضرت علی سے قطب حیدر شاہ تک محمد بن علی بن محمد الاکبر بن علی المرتضیٰؓ کا شجرہ نسب جمهرة النساب از علامہ ابن حزم اندلسی (ولادت ۳۸۴ھ، وفات ۴۵۶ھ) میں بھی مرقوم ہے اس لیے مستند شجرہ نسب قرار دیا گیا ہے۔ ۳۸ سے ۶۲ تک تاریخ مسعودی میں موجود ہیں۔

لڑائی بھاری ہوئی۔ اور راج مسلمانوں کا ہو گیا۔ اور پھر مسلمانوں نے مسلمانانِ لاہور سے راج لے لیا۔ اور آدھے مجاہد مذکور اسی سال الٹے پھر گئے اور آدھے یہاں قلعہ زن ہو گئے۔ اور اسی اثنا میں کئی فقراء اسلام بھی آ گئے۔ اور دین قدیم سے اکثر لوگ پھر گئے۔

تاریخ مخزن ہند میں لکھا ہے کہ:

گویند کہ میر قطب نام شخصے از بغداد او بہند آمد سہ زنان ہند در عقد آوردہ بودند دا از ایشاں نسل بسیار شد۔[1]

حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد عموماً سادات علوی کے نام سے معروف رہی ہے بعد میں سادات کا لقب صرف حضرت حسنؓ و حسینؓ کی اولاد کے لیے مخصوص ہوا اور دوسری اولاد اپنے آپ کو سید کے علاوہ شیخ، میر، ہاشمی، قریشی، اعوان، ملک اور کھوٹ کے القاب سے مشہور کرتی رہی۔

☆قبیلہ اعوان کی ذیلی شاخ کھوٹ قریش کے ایک بزرگ نواب علی، فیروز تغلق کے عہد میں دہلی گئے۔ راستہ میں ایک کافر راجہ سائیں پال والی سیالکوٹ کو شکست دی۔ بادشاہ نے علاقہ دھنی کی حکومت انہیں سونپی۔ آپ نے چکوال شہر سے تقریباً آٹھ میل جنوب کی طرف موجود

---

[1] تاریخ مخزن ہند مصنفہ منشی ہنومان پرشاد ص ۱۲۳۔

موضع وریامال کے نزدیک قیام کیا اور علاقہ کا مالیہ اکٹھا کر کے شاہاں دہلی کو بھیجتے رہے اور یہاں حکومت کرتے رہے۔

نوٹ ان شجرہ جات کے شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عصر حاضر کے اکابرین کے بارے میں جو معلومات راقم الحروف کے علم میں آئیں، وہ محفوظ ہو جائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق اپنے اکابرین کے نقشِ قدم پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا نصیب کرے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ ۲۱ نومبر ۲۰۱۴ء جمعۃ المبارک

☆☆☆☆

النور منیجمنٹ چکوال
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

اہل سنت کا عَلَم ہوتا رہے گا سربلند

اہلِ سُنَّت کو کمال معرفت بخشا گیا
یہ جماعت راہِ حق کی رازداں رہ جائے گی

سربکف رہتے ہیں جو بھی شرک و بدعت کے خلاف
اُن کی قربانی ہی زیبِ داستاں رہ جائے گی

ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ چاریارؓ
ان کی ہر خوبی سدا وردِ زباں رہ جائے گی

اہلسُنّت کا عَلَم ہوتا رہے گا سر بلند
دستِ باطل میں فقط ٹوٹی کماں رہ جائے گی

چار یاروںؓ کی خلافت کا ہے قرآں بھی گواہ
ان کی عظمت تاقیامت بے گماں رہ جائے گی

قاضی مظہرؒ نے لگایا جو چمن شاداب ہے
عندلیب اس میں ہمیشہ نغمہ خواں رہ جائے گی

☆☆☆☆

ہم نہیں ہوں گے ہماری داستان رہ جائے گی

بس ''نقوشِ زندگی'' اپنا نشاں رہ جائے گی
ہم نہیں ہوں گے ہماری داستاں رہ جائے گی

ہم اٹھے تو پھر کہاں یہ داستانِ حالِ دل
اہل محفل کی زباں پر بس نشاں رہ جائے گی

بجلیاں برسائے گی ،برسات کی کالی گھٹا
بوئے صحنِ گلستان بن کر دھواں رہ جائے گی

کس کو تھا معلوم ہوگا یوں بھی احسانِ بہار
راکھ ہی اک یادگارِ آشیاں رہ جائے گی

ٹوٹ کر رہ جائے گا تارِ نفس کا سلسلہ
داستاں اپنی مگر وردِ زباں رہ جائے گی

کارواں ہوگا نہ آوازِ رحیلِ کارواں
دشت رہ جائے گا ،گردِ کارواں رہ جائے گی

کس کو ہوں گے یاد حنفیؔ کے احوالِ سفر
اپنی منزل بن کہ اِک رازِ نہاں رہ جائے گی

☆☆☆☆

عبدالوحید

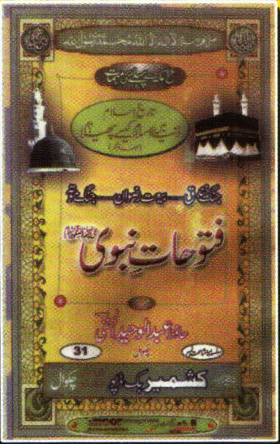
فتوحات نبوی
حافظ عبدالوحید الحنفی
31
کشمیر بک ڈپو چکوال

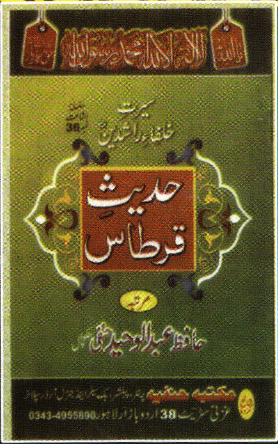
سیرت خلفاء راشدین
حدیثِ قرطاس
مرتبہ
حافظ عبدالوحید حنفی
مکتبہ حنفیہ
غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور
0343-4955890

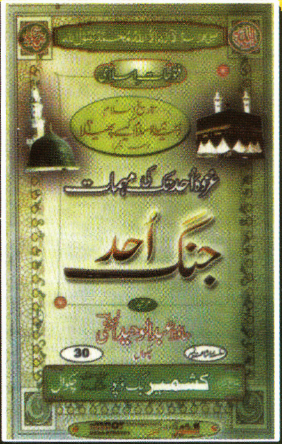
غزوہ اُحد تک کی مہمات
جنگ اُحد
حافظ عبدالوحید الحنفی
30
کشمیر بک ڈپو چکوال

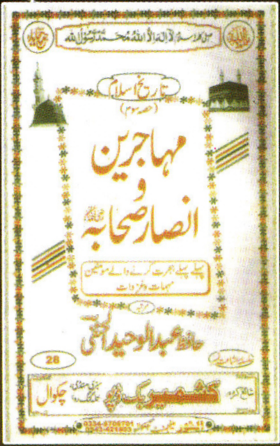
تاریخ اسلام
مہاجرین و انصار صحابہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
28
کشمیر بک ڈپو چکوال

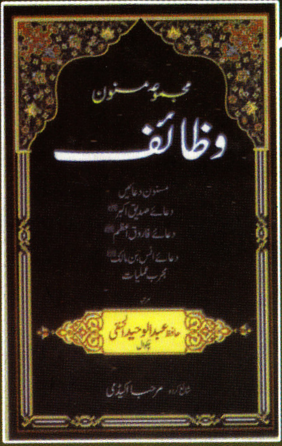
مجموعہ مسنون
وظائف
حافظ عبدالوحید الحنفی
مرحب اکیڈمی

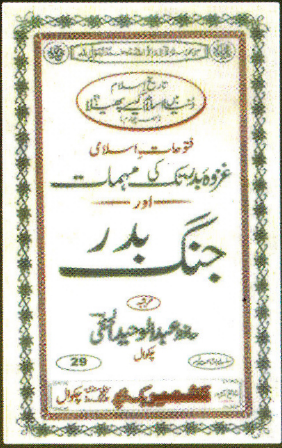
فتوحاتِ اسلامی
غزوہ بدر تک کی مہمات
اور
جنگ بدر
مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال
29
کشمیر بک ڈپو چکوال

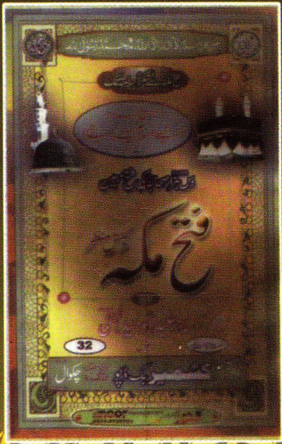
فتح مکہ
32
کشمیر بک ڈپو چکوال

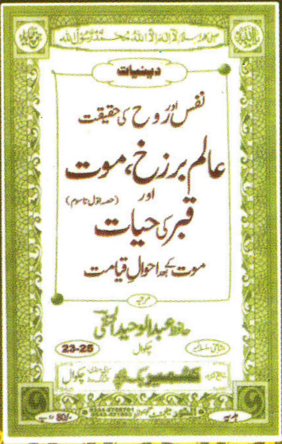
دینیات
نفس اور روح کی حقیقت
عالم برزخ، موت
اور
قبر کی حیات
موت کے بعد احوال قیامت
مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
23-25
کشمیر بک ڈپو چکوال

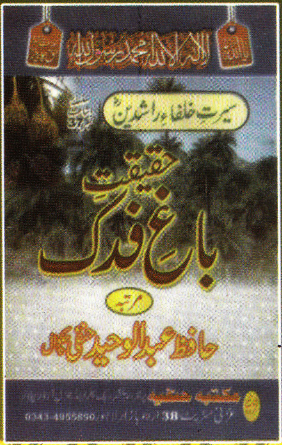
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
سیرت خلفاء راشدین
حقیقتِ باغ فدک
مرتبہ
حافظ عبدالوحید حنفی چکوال
غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور
0343-4955890